﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 14

18 رشعبان 1428 ہجری قمری ۞ 31 ظہور 1386 ہجری شمسی

جمعۃ المبارک 31 ر اگست 2007ء

شمارہ 35

## رحمت الٰہی کے مستحق

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب سے پہلے جگہ پانے والے کون ہوں گے۔ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں حق دیا جائے تو قبول کرتے ہیں، جب ان سے مانگا جائے تو خرچ کرتے ہیں اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو ایسے فیصلے کرتے ہیں جیسے اپنے لئے کر رہے ہوں۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 23262)

# اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

# 1984ء سے اب تک ہجرت کے 23 سالوں میں 98 نئے ممالک میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

امسال چار نئے ممالک میں جماعت کا پودا لگا۔ 653 نئی جماعتیں قائم ہوئیں، 299 نئی مساجد عطا ہوئیں، 186 نئے مشن ہاؤسز کا قیام ہوا، چار نئی زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ پہلی بار شائع ہوا، واقفین نو کی کل تعداد 34 ہزار 811 ہو چکی ہے۔

**مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت، بکسٹالز اور بک فیئرز، ٹی وی، ریڈیو، اخبارات کے ذریعہ کثرت سے اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔ احمدی آرکیٹکٹس، انجینئرز ایسوسی ایشن اور ہیومینٹی فرسٹ، ہومیو پیتھی کے کلینکس اور نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ کے ذریعہ خدمت خلق کی تفصیلات**

## تبلیغ ودعوت الی اللہ کی مہمات میں نصرت الٰہی اور عظیم الشان کامیابیوں، نومبایعین سے رابطوں کی بحالی، نئی بیعتوں، مالی قربانی اور وصیت کے میدانوں میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کے کوائف اور روح پرور واقعات کا دلنشیں تذکرہ

(حدیقۃ المہدی میں منعقدہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 41 ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یوکے)

### دوسرا دن 28 رجولائی 2007ء بروز ہفتہ:

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ہانی طاہر صاحب آف فلسطین نے کی اور اس اُردو کا ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد رانا محمود الحسن صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے کہ تو نے کام سب میرے سنوارے" خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

### خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی آیت 19 وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النحل:19) کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو احاطہ میں نہیں لا سکو گے۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے آج کے اس ولولہ انگیز خطاب میں دوران سال جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال الٰہی کے نظاروں اور تائید الٰہی کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور مختلف شعبہ جات میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات کا جائزہ پیش فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضلوں کو جاری رکھے اور حضرت اقدس مسیح موعود کو دی گئی خوشخبریاں ہمیں پوری ہوتی ہوئی دکھاتا چلا جائے۔ حضور انور نے فرمایا آج کے دن کے اس خطاب میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو دوران سال بارش ہوتی ہے اس کا کچھ حد تک ذکر کیا جاتا ہے۔ مختلف شعبہ جات کے جو کام ہیں ان کی رپورٹس سامنے آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے جو مختلف طریقے سے اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے ان کا ذکر ہوتا ہے تو اس لحاظ سے میں آپ کے سامنے کچھ بیان کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور 1984ء کے بعد سے اب تک 23 سالوں میں اللہ تعالیٰ نے 98 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں اور اس سال بھی 4 نئے ممالک شامل ہوئے ہیں جن میں گواڈے لوپ (Guadeloupe)، سینٹ مارٹن (Saint Martin)، فرنچ گیانا (French Guyana) اور ہیٹی (Haiti) شامل ہیں۔

ان ممالک میں جماعت احمدیہ فرانس کو پیغام پھیلانے کی توفیق ملی۔ حضور ایدہ اللہ نے ان ممالک کے مختصر تعارف کے ساتھ جماعت احمدیہ فرانس کی ان تبلیغی مساعی کا بھی اختصار سے ذکر فرمایا جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہاں جماعت کا پودا لگانے کی توفیق بخشی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوران سال 33 ایسے ممالک میں جہاں ہمارے مبلغین نہیں تھے، وہاں رابطے کمزور تھے، وہاں وفود بھجوا کر رابطے زندہ کئے گئے، تعلیمی تربیتی پروگرامز بنائے گئے، احباب کو منظم کیا گیا اور بعض ایسے ممالک میں مبلغین کا تقرر بھی عمل میں آیا۔ ان میں سے ایک ملک ہنگری ہے۔ ہنگری میں دوسری جنگ عظیم سے قبل مربی سلسلہ حاجی احمد خان ایاز صاحب کا تقرر رہا تھا، مشن ہاؤس تھا۔ اب دوبارہ حالات سازگار ہونے پر تقریباً 70 سال کے بعد

ہمارے ایک مبلغ کا وہاں تقرر ہوا ہے۔اس کے علاوہ مالٹا، رومانیہ، میسیڈونیا، جبرالٹر، سوازی لینڈ، لیسوتھو، روانڈا، کیمرون، چاڈ، ایکیٹوریل گنی، بوٹسوانہ، اٹلی، آسٹریا، صومالیہ، ایتھوپیا، ساؤتھ پیسفک کے جزائر مارشل آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا، پرتگال، فجی، سالومن آئی لینڈ، ایسٹونیا، سربیا، جزیرہ مارٹینق، وینزویلا، مراکش، بولیویا، جمیکا اور لکسمبرگ میں جماعتی دورہ جات کے ذریعہ پرانے رابطے بحال ہونے، نئی بیعتیں اور نئی جماعتوں کے قیام کے بارے میں حضورانور نے تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں جونئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 653 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 631 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرفہرست ہے۔ہندوستان میں 154 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔دوسرے نمبر پر بینن ہے، یہاں 87 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔تیسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔یہاں 71 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔پھر گیمبیا میں 50، آئیوری کوسٹ میں 34، سیرالیون اور برکینا فاسو میں 28،28، صومالیہ اور مالی میں 21،21، ایتھوپیا میں 20، غانا اور مڈگاسکر میں 16،16، کونگو میں 13، انڈونیشیا میں 11 اور 15 مزید دیگر ممالک میں تھوڑی تھوڑی جماعتیں قائم ہوئیں۔حضورانور نے دعوت الی اللہ کے حوالے سے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضورانور نے فرمایا کہ مَیں نے تحریک کی تھی کہ کم از کم 70 فیصد نومبائعین کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنایا جائے۔اس سلسلہ میں بھی کئی ممالک میں اچھا کام ہوا ہے۔مثلاً غانا نے 98 ہزار نومبائعین سے رابطے بحال کئے ہیں۔حضورانور نے کئی اور ممالک کے نومبائعین سے رابطے بحال کرنے کے اعداد وشمار بیان فرمائے۔

امسال جماعت کو عطا ہونے والی نئی مساجد کی مجموعی تعداد 299 ہے، جن میں 169 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 130 بنی بنائی ملی ہیں۔حضور نے فرمایا کہ جماعت کی مساجد کی تعمیر کی طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی توجہ ہوگئی ہے اور ہر ملک میں مساجد بن رہی ہیں اور اگر یہ مساجد اسی طرح بنتی رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہی جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ ہوں گی۔حضور انور نے مختلف ممالک میں تعمیر ہونے والی مساجد کی تفصیلات اور واقعات سے آگاہ فرمایا۔

حضورانور نے فرمایا کہ امسال مشن ہاؤسز میں 186 کا نیا اضافہ ہوا ہے۔گزشتہ سالوں کو شامل کرکے 97 ممالک میں مشن ہاؤسز کی کل تعداد 1,869 ہو چکی ہے اور اللہ کے فضل سے ان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ہندوستان کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 82 دینی مراکز کا اضافہ ہوا ہے اور ان کے دینی مراکز کی تعداد 504 ہوچکی ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ رقیم پریس یہاں ہے اور 8 افریقن ممالک میں بھی اسی نام سے یو۔کے پریس کی نگرانی میں ہی چلتے ہیں۔غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور برکینا فاسو۔ایک دو جگہ ابھی بن رہا ہے، باقی جگہ شروع ہو چکا ہے اور اللہ کے فضل سے وہ جماعتی کتب اور لٹریچر خود شائع کررہے ہیں۔برکینا فاسو میں نیا پریس شروع ہوا ہے، وہاں کا اتنا اعلیٰ معیار ہے کہ بعض دوسری کمپنیوں نے پرائیویٹ طور پر بھی کام کروانا شروع کردیا ہے۔ایئرفرانس کی ڈائریکٹر نے جماعت کے نام ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ برکینا فاسو میں اس معیار کی طباعت ہوسکتی ہے اس لئے ہمیں آئندہ سے اپنی طباعت کے کاموں کے لئے پیرس جانے کی ضرورت نہیں ہے اور اب اللہ کے فضل سے وہ اپنے کام جماعت کے پریس سے کروا رہے ہیں۔التقویٰ اور ریویو آف ریلیجنز بھی فرنچ میں وہاں سے شائع ہورہا ہے۔گھانا کے پریس کی نئی عمارت بن گئی ہے اور نئی مشینری لگ گئی ہے۔یونیسیف نے بہت ساری بچوں کی کتب سیرالیون کے جماعتی پریس سے چھپوائی ہیں۔آئیوری کوسٹ کے پریس میں بھی ریویو آف ریلیجنز فرنچ میں چھپ رہا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ دوران سال برکینا فاسو کی زبان مورے میں قرآن کریم کا ترجمہ اللہ تعالیٰ نے چھپوانے کی توفیق دی ہے۔اسی طرح گیمبیا کی تین زبانوں فولا، وُولف اور مینڈ یکا میں بھی قرآن کریم چھپ گیا ہے۔اس طرح قرآن کریم کے تراجم کی کل تعداد 64 ہوگئی ہے۔مورے زبان میں یہ سب سے پہلا ترجمہ قرآن ہے۔اس ترجمہ کو مکمل ہونے میں 12،10 سال کا عرصہ لگا ہے۔انڈونیشیا کی زبان میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ اور تھائی لینڈ کی زبان تھائی میں پہلے 20 پاروں کا ترجمہ دو جلدوں میں چھپ چکا ہے۔میانمار کی زبان برمی میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ پہلی جلد کے طور پر چھپ چکا ہے۔اس کے علاوہ 18 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ طباعت کے لئے تیار ہے، مختلف مراحل سے گزر رہا ہے، بعض پر نظرثانی کی جارہی ہے۔علاوہ ازیں 11 تراجم قرآن زیر تکمیل ہیں۔دوران سال روسی ترجمہ بھی از سرنو چھپوایا گیا۔

مختلف زبانوں میں لٹریچر اور فولڈر شائع کئے گئے۔رسالہ الوصیت کا نارویجین اور برمی زبان میں ترجمہ کرکے شائع کیا گیا، اس رسالہ کے اب 10 زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔شرائط بیعت (حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پر مشتمل کتاب) کے انگریزی اور فرنچ تراجم ہو چکے ہیں۔بیہودہ خاکوں کے جواب میں حضورانور کے خطبات کے تراجم عربی اور فرانسیسی میں بھی کئے گئے ہیں۔حضورانور نے دوران سال مختلف کتب کے انگریزی، عربی، چائنیز، انڈونیشین زبانوں میں تراجم شائع ہونے کی تفصیل بیان فرمائی۔

حضورانور نے فرمایا کہ نمائشوں، بک سٹالز کے ذریعہ سے لٹریچر اور قرآن کریم تقسیم ہوا۔273 نمائشوں کے ذریعہ 3 لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔2 ہزار 861 بک سٹالز اور 55 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ 8 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔حضورانور نے نمائشوں کے ذریعہ پھیلنے والے پیغام اور اس سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

مختلف زبانوں کے ڈیسک کا ذکر کرتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ یہ شعبہ جات کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سوال وجواب اور خطبات کے تراجم کررہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 14 ڈیپارٹمنٹس ہیں اور 114 مرد اور 42 خواتین 24 گھنٹے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔MTA3 العربیہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 24 گھنٹے عربی پروگراموں پر مشتمل ہے۔انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے کے دوسرے آڈیو چینلز کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہمارے احمدی انجینئرز نے افریقہ میں سولر سسٹم لگایا ہے۔افریقہ کے لوگ ٹی وی پر فلمیں دیکھتے تھے۔اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر روز مغرب کے بعد ایم ٹی اے کے پروگرامز دیکھتے ہیں اور بچیوں کی کلاسز دیکھ کر لڑکیوں نے سر ڈھانپنا شروع کر دیا ہے۔ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حضور انور نے بیعتوں کی صورت میں نازل ہونے والی برکات کا تذکرہ فرمایا۔حضور انور نے MTA3 العربیہ کے متعلق مختلف عرب ممالک کے افراد کے خطوط کے ذریعہ موصول ہونے والے ایمان افروز تاثرات اور پیغامات پڑھ کر سنائے۔

دیگر ٹی وی چینلز پر پروگرام کرنے کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو موقع مل رہا ہے۔اس سال ایک ہزار 398 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 813 گھنٹے وقت ملا اور اس ذریعہ سے 8 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 11 ہزار 873 گھنٹوں پر مشتمل 6 ہزار 664 پروگرامز نشر ہوئے اور محتاط اندازے کے مطابق ریڈیو کے ذریعہ سے بھی 6 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔کینیڈا میں 22 ٹی وی سٹیشنز، 21 ریڈیو چینلز اور 64 اخبارات نے ہمارے پروگرامز کو کوریج دی۔برکینا فاسو میں جماعت کو دو نئے ریڈیو سٹیشنز لگانے کی توفیق ملی۔پہلے ایک بوبوجلاسو میں تھا۔

ریڈیو احمدیہ پر خلافت احمدیہ صد سالہ تقریبات کے ضمن میں مختلف دعاؤں کے پروگرامز لگائے جاتے ہیں۔ان کا لوکل زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔سیرالیون میں بھی ریڈیو سٹیشن شروع ہوگیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ احمدی انٹرنیشنل انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن یورپین چیپٹر کو مَیں نے کہا تھا کہ کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع پیدا کریں، غریب ممالک میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا کام کریں اور عمارات کی تعمیر اور ڈیزائن کے تین کام ان کے سپرد کئے تھے۔انہوں نے سولر انرجی کے لئے چائنا جاکر کافی تحقیق کے بعد انتظام کیا اور مختلف ملکوں میں سولر سیٹ لگائے گئے ہیں۔مالی، غانا، گیمبیا وغیرہ ممالک میں یہ سسٹم لگائے گئے ہیں۔برکینا فاسو میں نلکے لگانے اور پانی نکالنے کے لئے 8 کنویں کھودے گئے اور پانی نکالا۔یو این ایڈ کی طرف سے لگائے گئے نلکے جو کئی سالوں سے خراب پڑے تھے جماعت نے ان کو دوبارہ بحال کیا ہے۔اس کے بارے میں حضورانور نے بعض تاثرات بیان فرمائے۔اسی طرح یہ مختلف جگہوں پر مساجد کے نقشے بنانے کا کام کررہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو کی تعداد میں اس سال ایک ہزار 621 کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد 34 ہزار 811 ہوگئی ہے اور لڑکوں کی تعداد 22 ہزار 577 اور لڑکیوں کی تعداد 12 ہزار 234 ہے۔اس میں پاکستان کا نمبر پہلا ہے اور اس میں بھی ربوہ کا نمبر ایک ہے۔پاکستان کے بعد جرمنی میں سب سے زیادہ واقفین نو ہیں۔پھر انڈیا، کینیڈا، انگلستان اور انڈونیشیا ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی بڑا غیر معمولی کام ہورہا ہے۔UNO کے ساتھ بھی رجسٹرڈ ہوچکی ہے۔پاکستان میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔کشمیر کے زلزلہ زدگان کے لئے 26 ہزار کلوگرام وزن پر مشتمل یہاں سے سامان بھجا گیا۔اسلام آباد میں ایک خیموں کی بستی لگا کر دی، دوائیاں تقسیم کیں اس کے علاوہ مظفرآباد کے ہسپتال کے لئے ساڑھے چھ لاکھ پونڈ کی مالیت سے ایک جدید ترین ریڑھ کی ہڈی کے علاج کے لئے نیوروسرجن کو ایک یونٹ بنا کر دیا گیا ہے۔حضور انور نے بعض دیگر ممالک میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر فرمایا۔

ہومیوپیتھی کے ذریعہ سے پاکستان اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں خدمت خلق کا بہت کام ہورہا ہے۔
نورالعین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ پاکستان میں آنکھوں کی بینائی کے آپریشنز اور خون کے عطیہ کے لئے ادارہ ہے۔بڑا اچھا کام کررہا ہے۔ویب سائٹس پر آن لائن 200 کتب رکھی گئی ہیں۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں کی کل تعداد 2 لاکھ 61 ہزار 969 ہے۔146 ممالک میں سے 365 قومیں احمدیت میں شامل ہوئی ہیں۔جماعت نائیجیریا کی امسال بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ 49 ہزار 498 ہے اور اس سال 30 اماموں نے احمدیت قبول کی۔67 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔حضورانور نے مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید ونصرت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضورانور نے فرمایا کہ 2004ء میں مَیں نے بتایا تھا کہ 38 ہزار وصیتیں ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک آخری مسل 71 ہزار 700 کی ہوچکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ہر لحاظ سے مالی قربانی میں بھی جماعت آگے سے آگے بڑھ رہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھا جس میں حضور نے فرمایا میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔

حضورانور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود کے پیغام کو تمام دنیا پر پھیلتا ہوا دیکھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد دوسرے دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

**(باقی آئندہ)**

# خلافتِ راشدہ

(حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

## (قسط نمبر 7)

### آیتِ استخلاف پر بحث

اس عام حکم کے بعد اَب مَیں ان احکام کو لیتا ہوں جو خالص دینی اسلامی نظام کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نور میں فرماتا ہے:

قُلْ اَطِیْعُوْااللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا۔ وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُم وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْ فِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِک فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔(سورۃ النور:55تا57)

ان آیات میں پہلے اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور پھر مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ اطاعت میں کامل ہوئے تو اللہ تعالیٰ انہیں مطاع بنا دے گا اور پہلی قوموں کی طرح ان کو بھی زمین میں خلیفہ بنائے گا اور اس وقت ان کا فرض ہو گا کہ وہ نمازیں قائم کریں اور زکوتیں دیں اور اس طرح اللہ کے رسول کی اطاعت کریں۔ یعنی خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعتِ رسول کرنے والے ہی ہوں گے گویا مَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَا عَنِیْ وَمَن یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ کا نکتہ بیان کیا کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت وتمکینِ دین میں خلفاء کی اطاعت کی جائے۔

### اقامتِ صلوٰۃ صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی

پس اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے پہلے خلافت کا وعدہ کیا ہے اور پھر فرمایا ہے کہ ان کا فرض ہوگا کہ وہ نمازیں قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اقامتِ صلوۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی اور زکوۃ کی ادائیگی بھی خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ دیکھ لو، رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں زکوۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو اہلِ عرب کے کثیر حصہ نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ حکم صرف رسول کریم ﷺ کیلئے مخصوص تھا بعد کے خلفاء کے لئے نہیں مگر حضرت ابوبکرؓ نے ان کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا اور فرمایا کہ اگر یہ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی ایک رسی بھی زکوۃ میں دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ جاری رکھوں گا اور اس وقت تک بس نہیں کروں گا جب تک ان سے اسی رنگ میں زکوۃ وصول نہ کر لوں جس رنگ میں وہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ اس مہم میں کامیاب ہوئے اور زکوۃ کا نظام پھر جاری ہو گیا جو بعد کے خلفاء کے زمانہ میں بھی جاری رہا۔ مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوۃ کی وصولی کا بھی کوئی نظام نہ رہا اور یہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا تھا کہ اگر خلافت کا نظام نہ ہوتو مسلمان زکوۃ کے حکم پر عمل ہی نہیں کر سکتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوۃ جیسا کہ اسلامی تعلیم کا منشاء ہے امراء سے لی جاتی اور ایک نظام کے ماتحت غرباء کی ضروریات پر خرچ کی جاتی ہے۔ اب ایسا وہیں ہوسکتا ہے جہاں ایک باقاعدہ نظام ہو۔ اکیلا آدمی اگر چند غرباء میں زکوۃ کا روپیہ تقسیم بھی کر دے تو اس کے وہ شاندار نتائج کہاں نکل سکتے جو اس صورت میں نکل سکتے ہیں جب زکوۃ کے تمام روپیہ کو جماعتی رنگ میں غرباء کی بہبودی اور ان کی ترقی کے کاموں پر خرچ کیا جائے۔ پس زکوۃ کا نظام بِالطبع خلافت کا مقتضی ہے۔

اسی طرح اقامتِ صلوٰۃ بھی بغیر اس کے نہیں ہوسکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اب اگر خلافت کا نظام نہ ہوتو بھلا چھوٹے چھوٹے دیہات کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان میں کیا ہو رہا ہے اور اسلام ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اگر ایک مرکز ہو گا اور ایک خلیفہ ہو گا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اسے تمام اکنافِ عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے اسی لئے حنفیوں کا یہ فتویٰ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں کوئی سلطان نہ ہو جمعہ پڑھنا جائز نہیں اور اس کی تہہ میں یہی حکمت ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ اسی طرح عیدین کی نمازیں ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی سنت سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ ہمیشہ قومی ضرورتوں کے مطابق خطبات پڑھا کرتے تھے۔ مگر جب خلافت کا نظام نہ رہے تو انفرادی رنگ میں کسی کو قومی ضرورتوں کا کیا علم ہوسکتا ہے اور وہ ان کو کس طرح اپنے خطبات میں بیان کرسکتا ہے بلکہ بالکل ممکن ہے حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے وہ خود بھی دھوکا میں مبتلاء رہے اور دوسروں کو بھی دھوکا میں مبتلاء رکھے۔

مَیں نے ایک دفعہ کہیں پڑھا کہ آج سے چالیس پچاس سال پیشتر ایک شخص بیکانیر کے علاقہ کی طرف سیر کرنے کے لئے نکل گیا، جمعہ کا دن تھا وہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تو اس نے دیکھا کہ امام نے پہلے فارسی زبان میں مروّجہ خطبات میں سے کوئی ایک خطبہ پڑھا اور پھر ان لوگوں سے جو مسجد میں موجود تھے کہا کہ آؤ اب ہاتھ اُٹھا کر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین جہانگیر بادشاہ کو سلامت رکھے اب اس بیچارے کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ جہانگیر بادشاہ کو فوت ہوئے مدتیں گزر چکی ہیں اور اب جہانگیر نہیں بلکہ انگریز حکمران ہیں۔

غرض جمعہ جو نماز کا بہترین حصہ ہے اسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہوسکتا ہے جب مسلمانوں میں خلافت کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بعض غیر احمدی بھی ان سے اِتنے متأثر ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہمیں تو آپ کے خطبات الہامی معلوم ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک مشہور لیڈر باقاعدہ میرے خطبات پڑھا کرتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے کہا کہ اِن خطبات سے مسلمانوں کی صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ سیاسی راہنمائی بھی ہوتی ہے۔

درحقیقت لیڈر کا کام لوگوں کی راہنمائی کرنا ہوتا ہے مگر یہ راہنمائی وہی شخص کرسکتا ہے جس کے پاس دنیا کے اکثر حصوں سے خبریں آتی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں۔ صرف اخبارات سے اس قسم کے حالات کا علم نہیں ہوسکتا کیونکہ اخبارات میں جھوٹی خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں واقعات کو پورے طور پر بیان کرنے کا التزام بھی نہیں ہوتا لیکن ہمارے مبلّغ چونکہ دنیا کے اکثر حصوں میں موجود ہیں، اس کے علاوہ جماعت کے افراد بھی دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے ان کے ذریعہ مجھے ہمیشہ سچی خبریں ملتی رہتی ہیں اور میں ان سے فائدہ اٹھا کر جماعت کی صحیح راہنمائی کرسکتا ہوں۔

### اطاعتِ رسول بھی صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی

پس درحقیقت اقامتِ صلوٰۃ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہوسکتی اسی طرح اطاعتِ رسول بھی جس کا اَطِیْعُوْااللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ کے الفاظ میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے ایک رشتہ میں پرو یا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں، صحابہؓ بھی روزے رکھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی روزے رکھتے ہیں، صحابہ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں پھر صحابہ اور آج کل کے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ یہی فرق ہے کہ وہ اس وقت نمازیں پڑھتے تھے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے کہ اب نماز کا وقت آ گیا ہے، وہ اس وقت روزے رکھتے تھے جب محمد رسول اللہ ﷺ یہ کہتے تھے کہ اب روزوں کا وقت آ گیا ہے اور وہ اس وقت حج کرتے تھے جب محمد رسول اللہ ﷺ یہ کہتے تھے کہ اب حج کا وقت آ گیا ہے اور گو وہ نماز اور روزہ اور حج وغیرہ عبادات میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے تھے مگر ان کے ہرعمل میں رسول کریم ﷺ کی اطاعت کی روح بھی جھلکتی تھی جس کا یہ فائدہ تھا کہ رسول کریم ﷺ انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے، صحابہؓ اُسی وقت اس پر عمل کرنے کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں۔ مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے، مسلمان روزے بھی رکھیں گے، مسلمان حج بھی کریں گے مگر ان کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں ہوگا کیونکہ اطاعت کا مادہ نظامِ خلافت کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعتِ رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعتِ رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو یہ تو خدا کے حکم کی اطاعت ہے۔ اطاعتِ رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تینوں باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر خلافت نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی، تمہاری زکوتیں بھی جاتی رہیں گی، اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔ ہماری جماعت کو چونکہ ایک نظام کے ماتحت رہنے کی عادت ہے اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس لئے اگر ہماری جماعت کے افراد کو آج اُٹھا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اسی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں جس طرح صحابہؓ اطاعت کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی غیر احمدی کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے تم اس زمانہ میں لے جاؤ تو تمہیں قدم قدم پر وہ ٹھوکریں کھاتا دکھائی دے گا اور وہ کہے گا کہ ذرا ٹھہر جائیں مجھے فلاں حکم کی سمجھ نہیں آئی بلکہ جس طرح ایک پٹھان کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے کہہ دیا تھا ”خو محمدؐ صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکتِ صغیرہ سے نماز ٹوٹ جاتا ہے۔“ اسی طرح وہ بعض باتوں کا انکار کرنے لگ جائے گا۔ لیکن اگر ایک احمدی کو لے جاؤ تو اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ وہ کسی غیر مانوس جگہ میں آ گیا ہے بلکہ جس طرح مشین کا پُرزہ فوراً اپنی جگہ پر فِٹ آ جاتا ہے، اسی طرح وہ وہاں پر فِٹ آ جائے گا اور جاتے ہی محمد رسول اللہ ﷺ کا صحابی بن جائے گا۔

### آیتِ استخلاف کے مضامین کا خلاصہ

غرض یہ آیت جو آیتِ استخلاف کہلاتی ہے اس کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(1) جس بات کا ذکر کیا گیا ہے، وہ ایک وعدہ ہے۔

(2) وعدہ اُمت سے ہے جب تک وہ ایمان و عمل صالح پر کاربند رہے۔

غیر مبائع ہمیشہ اس بات پر زور دیا کرتے ہیں کہ اِن آیات میں خلافت کا جو وعدہ کیا گیا ہے وہ افراد سے نہیں بلکہ اُمت سے ہے اور میں نے ان کی یہ بات مان لی ہے۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ وعدہ اُمت سے ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جب تک وہ ایمان اور عملِ صالح پر کاربند رہے گی اس کا یہ وعدہ پورا ہوتا رہے گا۔

(3) اس وعدہ کی غرض یہ ہے کہ

(الف) مسلمان بھی وہی انعام پائیں جو پہلی قوموں نے پائے کیونکہ فرماتا ہے کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

(ب) اس وعدہ کی دوسری غرض تمکینِ دین ہے۔

(ج) اس کی تیسری غرض مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دینا ہے۔

(د) اس کی چوتھی غرض شرک کا دور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام ہے۔

اس آیت کے آخر میں وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کہہ کر اس کے وعدہ ہونے پر پھر زور دیا اور وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ وعید کی طرف توجہ دلائی کہ ہم جو انعامات تم پر نازل کرنے لگے ہیں اگر تم ان کی ناقدری کرو گے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے۔ خلافت بھی چونکہ ہمارا ایک انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔

یہ آیت ایک زبردست شہادت خلافتِ راشدہ پر ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان مسلمانوں میں خلافت کا طریق قائم کیا جائے گا جو مُؤَیَّد مِنَ اللّٰه ہوگا۔ (جیسا کہ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ اور وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ سے ظاہر ہے) اور مسلمانوں کو پہلی قوموں کے انعامات میں سے وافر حصہ دلانے والا ہوگا۔

## سچے خلفاء کی علامات

اس آیت میں خلفاء کی علامات بھی بتائی گئی ہیں جن سے سچے اور جھوٹے میں فرق کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(1) خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا، نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں ہوتا ہے جب کہ اُس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ کہتے ہیں کہ اس وعدے کا یہ مطلب ہے کہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنا لیں، خدا اُس کو اپنا انتخاب قرار دے دے گا۔ مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہمارے ایک استاد کا یہ طریق ہوا کرتا تھا کہ جب وہ مدرسہ میں آتا اور کسی لڑکے سے خوش ہوتا تو کہتا کہ اچھا تمہاری جیب میں جو پیسہ ہے وہ مَیں نے تمہیں انعام میں دے دیا۔ یہ بھی ویسا ہی وعدہ بن جاتا ہے کہ اچھا تم کسی کو خود ہی خلیفہ بنا لو اور پھر یہ سمجھ لو کہ اُسے مَیں نے بنایا ہے۔ اور اگر یہی بات ہو تو پھر انعام کیا ہوا اور ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا امتیازی سلوک کونسا ہوا؟ وعدہ تو جو کرتا ہے وہی اسے پورا بھی کیا کرتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے۔ پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ ظاہری لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا اسی طرح کسی منصوبہ کے ماتحت بھی کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جب کہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی۔

(2) دوسری علامت اللہ تعالیٰ نے سچے خلیفہ کی یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی مدد انبیاء کے مشابہ کرتا ہے۔ کیونکہ فرمایا کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہ یہ خلفاء ہماری نصرت کے ویسے ہی مستحق ہوں گے جیسے پہلے خلفاء۔ اور جب پہلی خلافتوں کو دیکھا جاتا ہے تو وہ دو قسم کی نظر آتی ہیں۔ اوّل خلافتِ نبوت۔ جیسے آدم علیہ السلام کی خلافت تھی جس کے بارہ میں فرمایا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرة:31) مَیں زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اَب آدم علیہ السلام کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا اور نہ وہ دُنیوی بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ایک وعدہ کیا اور انہیں اپنی طرف سے زمین میں آپ کھڑا کیا اور جنہوں نے انکار کیا انہیں سزا دی۔

جیسے داؤد علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ (صٓ:27) اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا (حضرت داؤد علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اس لئے معلوم ہوا کہ یہاں خلافت سے مراد خلافتِ نبوت ہی ہے) پس تو لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کر۔ اور لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے سیدھے راستہ سے منحرف کر دیں۔ یقیناً وہ لوگ جو گمراہ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب ہوگا اس لئے ایسے لوگوں کے مشوروں کو قبول نہ کیا کر بلکہ وہی کر جس کی طرف خدا تیری راہنمائی کرے۔ ان آیات میں دراصل وہی مضمون بیان ہوا ہے جو دوسری جگہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ ۔اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (آل عمران آیت 160) کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

بعض لوگوں نے غلطی سے وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰه کے یہ معنی کئے ہیں کہ اے داؤد! لوگوں کی ہوا و ہوس کے پیچھے نہ چلنا حالانکہ اس آیت کے یہ معنی ہی نہیں بلکہ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بعض دفعہ لوگوں کی اکثریت تجھے ایک بات کا مشورہ دے گی اور کہے گی کہ یوں کرنا چاہئے مگر فرمایا تمہارا کام یہ ہے کہ تم محض اکثریت کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ جو بات تمہارے سامنے پیش کی جا رہی ہے وہ مفید ہے یا نہیں۔ اگر مفید ہو تو مان لو اور اگر مفید نہ ہو تو اُسے ردّ کر دو۔ چاہے اُسے پیش کرنے والی اکثریت ہی کیوں نہ ہو بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ وہ گناہ والی بات ہو۔

## پہلی خلافتیں یا تو خلافتِ نبوت تھیں یا خلافتِ ملوکیت

پس پہلی خلافتیں یا تو خلافت نبوت تھیں جیسے حضرت آدم اور حضرت داؤد عَلَیْهِمَا السَّلَامُ کی خلافت تھی اور یا پھر خلافتِ حکومت تھیں جیسا کہ فرمایا وَاذْکُرُوْٓا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَکُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْطَةً فَاذْکُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (الاعراف:70) یعنی اس وقت کو یاد کرو جب کہ قوم نوح کے بعد خدا نے تمہیں خلیفہ بنایا اور اُس نے تم کو بناوٹ میں بھی فراخی بخشی یعنی تمہیں کثرت سے اولاد دی پس تم اللہ تعالیٰ کی اُس نعمت کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

اِس آیت میں خلفاء کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد صرف دُنیوی بادشاہ ہیں اور نعمت سے مراد بھی نعمتِ حکومت ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نصیحت کی ہے کہ تم زمین میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھ کر تمام کام کرو ورنہ ہم تمہیں تباہ کر دیں گے۔ چنانچہ یہود کی نسبت اس انعام کا ذکر ان الفاظ میں فرماتا ہے۔ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ مَّالَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ (سورة المائدة آیت :21) یعنی اس قوم کو ہم نے دو طرح خلیفہ بنایا اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ کے ماتحت انہیں خلافتِ نبوت دی اور وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا کے ماتحت انہیں خلافتِ ملوکیت دی۔

غرض پہلی خلافتیں دو قسم کی تھیں۔ یا تو وہ خلافتِ نبوت تھیں اور یا پھر خلافتِ ملوکیت۔ پس جب خدا نے یہ فرمایا لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ تو اس سے یہ استنباط ہوا کہ پہلی خلافتوں والی برکات اِن کو بھی ملیں گی اور انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ سلوک کیا وہی سلوک وہ اُمتِ محمدیہ کے خلفاء کے ساتھ بھی کرے گا۔

## خلافتِ ملوکیت کو چھوڑ کر صرف خلافتِ نبوت کے ساتھ مشابہت کو کیوں مخصوص کیا گیا ہے

اگر کوئی کہے کہ پہلے تو خلافتِ ملوکیت کا بھی ذکر ہے۔ پھر خلافتِ ملوکیت کا ذکر چھوڑ کر صرف خلافتِ نبوت کے ساتھ اُس کی مشابہت کو کیوں مخصوص کیا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیت کے الفاظ بتاتے ہیں کہ گو مسلمانوں سے دوسری آیات میں بادشاہتوں کا بھی وعدہ ہے مگر اس جگہ بادشاہت کا ذکر نہیں ہے بلکہ صرف مذہبی نعمتوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ کہ خدا اپنے قائم کردہ خلفاء کے دین کو دنیا میں قائم کر کے رہتا ہے۔ اب یہ اصول دنیا کے بادشاہوں کے متعلق نہیں اور نہ اُن کے دین کو خدا تعالیٰ نے کبھی دنیا میں قائم کیا بلکہ یہ اصول روحانی خلفاء کے متعلق ہی ہے۔ پس یہ آیت ظاہر کر رہی ہے کہ اس جگہ جس خلافت سے مشابہت دی گئی ہے وہ خلافتِ نبوت ہی ہے نہ کہ خلافتِ ملوکیت۔ اسی طرح فرماتا ہے وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کہ خدا اُن کے خوف کو امن سے بدل دیا کرتا ہے۔ یہ علامت بھی دُنیوی بادشاہوں پر کسی صورت میں چسپاں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دُنیوی بادشاہ اگر آج تاج و تخت کے مالک ہوتے ہیں تو کل تخت سے علیحدہ ہو کر بھیک مانگتے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کے خوف کو امن سے بدل دینے کا کوئی وعدہ نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات جب کوئی سخت خطرہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کے مقابلہ کی ہمت تک کھو بیٹھتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کہ وہ خلفاء میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ گویا وہ خالص موحّد اور شرک کے شدید ترین دشمن ہونگے۔ مگر دنیا کے بادشاہ تو شرک بھی کر لیتے ہیں حتّٰی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ اُن سے کبھی کفر بواح صادر ہو جائے۔ پس وہ اس آیت کے مصداق کس طرح ہو سکتے ہیں۔

چوتھی دلیل جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان خلفاء سے مراد دُنیوی بادشاہ ہرگز نہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جو لوگ اِن خلفاء کا انکار کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔ اب بتاؤ کہ جو شخص کفر بواح کا بھی مرتکب ہو سکتا ہو آیا اس کی اطاعت سے خروج فسق ہو سکتا ہے؟ یقیناً ایسے بادشاہوں کی اطاعت سے انکار کرنا انسان کو فاسق نہیں بنا سکتا۔ فسق کا فتویٰ انسان پر اُسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے۔

غرض یہ چاروں دلائل جن کا اس آیت میں ذکر ہے اس امر کا ثبوت ہیں کہ اس آیت میں جس خلافت کا ذکر کیا گیا ہے وہ خلافتِ ملوکیت نہیں۔ پس جب خدا نے یہ فرمایا لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہ ہم اُن خلیفوں پر ویسے ہی انعامات نازل کریں گے جیسے ہم نے پہلے خلفاء پر انعامات نازل کئے تو اس سے مراد یہی ہے کہ جیسے پہلے انبیاء کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی رہی ہے اسی طرح ان کی مدد ہوگی۔ پس اس آیت میں خلافتِ نبوت سے مشابہت مراد ہے نہ کہ خلافتِ ملوکیت سے۔

## خلافت کا وعدہ ایمان اور عملِ صالح کے ساتھ مشروط ہے

(3) تیسری بات اِس آیت سے یہ نکلتی ہے کہ یہ وعدہ اُمت سے اُس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ اُمت مؤمن اور عمل صالح کرنے والی ہو۔ جب وہ مومن اور عملِ صالح کرنے والی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو واپس لے لے گا۔ گویا نبوت اور خلافت میں یہ عظیم الشان فرق بتایا کہ نبوت تو اُس وقت آتی ہے جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے۔ جیسے فرمایا۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42) کہ جب برّ اور بحر میں فساد واقعہ ہو جاتا ہے، لوگ خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں، الٰہی احکام سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں، ضلالت اور گمراہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور تاریکی زمین کے چپہ چپہ کا احاطہ کر لیتی ہے، تو اُس وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کسی نبی کو بھیجتا ہے جو پھر آسمان سے نورِ ایمان کو واپس لاتا اور اُن کو سچے دین پر قائم کرتا ہے لیکن خلافت اُس وقت آتی ہے جب قوم میں اکثریت مؤمنوں اور عمل صالح کرنے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**ایک مومن کو ایسے صالح اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہو۔**

**ہم دنیا میں حقیقی انقلاب اسی وقت لاسکیں گے جب ہمارا ایمان اس معیار کی طرف جارہا ہوگا جس میں عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔**

**پس اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو اپنی عبادتیں بھی کرنی چاہئیں اور دوسرے اعمال بھی بجالانے چاہئیں تاکہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 10/اگست 2007ء بمطابق 10/ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ- كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَاالَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا- وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرة:26)

جلسہ سالانہ کے خطبات سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کی صفتِ مومن کے تحت یہ بیان کر رہا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس صفت المومن کے تحت ایک مومن کے کیا اوصاف ہونے چاہئیں جن کے بعد ایک بندہ حقیقی رنگ میں اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اس کے انعامات کا حصہ دار بنے گا، آج بھی میں اسی مضمون کو جاری رکھتا ہوں۔

ایک مومن کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجالانے والا ہوتا ہے، یعنی جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہوگا، اس کے فرشتوں پر ایمان ہوگا، اس کی کتابوں پر ایمان ہوگا، اس کے رسولوں پر ایمان ہوگا، یوم آخرت پر ایمان ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا نام جب ایک مومن کے سامنے لیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں موجزن ہوگی اور اس کا دل اس بات سے بھی خوفزدہ ہوگا کہ کہیں مَیں کوئی ایسی بات نہ کروں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے۔ تو لازماً پھر جب ایسی حالت ہوگی تو پھر اس کے دل میں یہ خیال ہر وقت غالب رہے گا کہ مَیں وہی اعمال بجالاؤں جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال ہیں، جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پس ایک مومن کو ایسے صالح اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہو۔ اگر یہ بات ایک انسان میں پیدا ہو جائے تو یہ اسے حقیقی مومن کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ کامل الایمان کی تعریف کرتے ہوئے اور افراد جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی ترکیب سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو، گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں کئے جاسکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 11-12 مطبوعہ لندن)

یہ وہ چند باتیں ہیں، یہ وہ اعمال ہیں جن کے بجالانے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے اور ان کو بجالانے والا نیک اور صالح کہلا سکتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سلسلے میں شمولیت کرنے والوں کے لئے شرط قرار دیا ہے۔ اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ آخرین میں مبعوث ہونے والا آنحضرت ﷺ کا غلام صادق یہی ہے جس کی ہم نے بیعت کی ہے، جس کی جماعت میں ہم شامل ہیں، جو تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نیک اعمال کے کرنے کی ہم سے توقع کر رہا ہے تو پھر اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے بڑی سنجیدگی سے ہر احمدی کو ان باتوں کی طرف توجہ دینی ہوگی تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔ اور پہلی بات جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے وہ ہے توحید کو زمین پر پھیلانے کی کوشش۔ خدا تعالیٰ پر ایمان صرف اسی بات کا نام نہیں کہ ہم نے اپنے منہ سے خدا تعالیٰ پر اپنے ایمان کا اعلان کر دیا یا کہہ دیا کہ ہمارے دلوں میں اللہ کا بڑا خوف ہے بلکہ اس کی عملی شکل دکھانی ہوگی اور وہ کیا ہے؟ توحید کے قیام کی کوشش۔ اور توحید کے قیام کی عملی کوشش اس وقت ہوگی جب ہم سب سے پہلے اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کریں گے۔ دنیاوی خواہشات کے چھوٹے چھوٹے بتوں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں گے۔ ذاتی منفعتیں حاصل کرنے کے لئے دنیاوی چالاکیوں اور جھوٹ کا سہارا نہیں لیں گے۔ اپنے کاموں کو، اپنے کاروباروں کو، اپنی نمازوں پر ترجیح نہیں دیں گے۔ اپنے بچوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے اپنے عمل سے اور اپنے قول سے ان کی تربیت کریں گے، ان کے لئے نمونہ بنیں گے۔ اپنے ماحول میں خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار کریں گے۔ پس

جب یہ باتیں ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور استعدادوں کے ساتھ کر رہے ہوں گے تو تب ہی توحید کے قیام کی کوشش ہوگی اور تبھی ہم اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کر رہے ہوں گے۔

پھر نیک اعمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”بندوں پر رحم کرو“۔ کوئی مومن نہ صرف دوسرے مومن پر بلکہ کسی انسان پر زبان سے یا ہاتھ سے یا کسی بھی طریق سے ظلم نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ نے تو مومن کی نشانی یہ بتائی ہے کہ (مومن وہ ہے) جس سے تمام دوسرے انسان محفوظ رہیں۔ پس مومن کی پہچان ہی رحم ہے۔ ظلم کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ جب یہ رحم ایک مومن کے دل میں دوسروں کے لئے ہر وقت موجزن ہوگا تبھی وہ رحمان خدا پر حقیقی ایمان لانے والے کہلا سکیں گے اور آپس کے تعلقات میں تو ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ اس طرح ہے جیسے ایک جسم کے اعضاء۔

پس جب تعلق کا یہ تصور ہر احمدی میں پیدا ہوگا تو بے رحمی اور ظلم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بلکہ دوسروں کو پہنچی ہوئی تکلیف، بلکہ ہلکی سی تکلیف بھی اپنی تکلیف لگے گی اور یہ ایک احمدی کی سوچ ہونی چاہئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ’مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو‘۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مومن دوسرے مومن کی تکلیف کو بھی اپنی تکلیف سمجھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے معیار بہت اونچے دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ صرف مومن کی تکلیف کو محسوس ہی نہیں کرنا بلکہ جب تمہارے دل میں رحم کا جذبہ دوسرے کے لئے پیدا ہو جائے تو مزید ترقی کرو۔ اس رحم کے جذبے کو صرف اپنے دل تک ہی نہ رکھو، وہیں تک محدود نہ رہے بلکہ اس کا اظہار بھی ہو۔ اور اظہار کس طرح ہو؟ فرمایا اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ’مخلوق کی بھلائی کی کوشش کرتے رہو‘۔ لوگوں کو فیض پہنچانے کے لئے اگر قربانی بھی کرنی پڑے تو کرو۔ اپنے ایمان کے اعلیٰ معیار کے وہ نمونے دکھاؤ جو پہلوں نے دکھائے تھے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ (الحشر:10) اور وہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے دعویٰ نبوت سے پہلے بھی اپنی پاک فطرت کے نمونے دکھائے اور یہ نمونے دکھاتے ہوئے دوسروں کی بھلائی کی خاطر، دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کوششیں کیں اور حلف الفضول جو ایک معاہدہ ہے جو تاریخ میں آتا ہے وہ اُسی کی ایک کڑی ہے۔ اور نبوت کے بعد تو دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ان کی بھلائی اور خیر چاہنے کے لئے آپ کے جو عمل تھے اس کے نظارے ہمیں آپ کی زندگی میں تیز بارش کی طرح نظر آتے ہیں اور یہی آپ کے نمونے اور قوت قدسی تھی جس نے یہ روح صحابہ میں پھونک دی جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی بھلائی چاہنے میں بڑھتے چلے گئے۔

اور اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخلوق کی بھلائی کے لئے بھی بلا تفریق مذہب وملت وہ نظارے دکھائے جو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں اور مشعل راہ ہیں۔ عورتیں، بچے دیہاتوں سے آتے ہیں کہ آپؑ سے اپنی بیماری کے لئے دوائیاں لیں اور آپؑ بغیر کسی اعتراض کے اس فیض سے کئی گھنٹے تک لوگوں کو فیضیاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ غریب لوگ ہیں اس علاقے میں ڈاکٹر نہیں ہے، ان کے پاس پیسے نہیں، خرچ نہیں کر سکتے تو ان سے ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ ان کی ضرورت پوری کی جائے۔ باوجود اس کے کہ آپ کے بے انتہا کام تھے اور اس زمانے میں ایک چومکھی لڑائی تھی جو تمام ادیان باطلہ سے آپ لڑ رہے تھے لیکن مخلوق کی بھلائی کا اس قدر جذبہ تھا کہ اس کے لئے وقت نکال رہے ہیں اور گھنٹوں اس کام کے لئے مصروف ہیں۔

پھر اس اقتباس میں جو مَیں نے پڑھا آپ ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ ’کسی پر تکبر نہ کرو، گو تمہارا ماتحت ہی ہو‘۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنایا ہے، تمہارے زیر نگین کیا ہے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تمہاری مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہنچایا، بعض لوگوں کو تمہاری خدمت پر مامور کیا۔

ایک مومن کی یہ شان ہے کہ جتنے اختیارات وسیع ہوں اتنی زیادہ عاجزی ہونی چاہئے، اتنی زیادہ شکرگزاری ہونی چاہئے، ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ ہمارا ہر عمل وہ رہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے بچنے کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان:19) اور نخوت سے اپنے گال لوگوں کے سامنے نہ پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ ناپسند ہیں جو فخر کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے میرا دل ڈر جاتا ہے تو پھر ہر قسم کے تکبر سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔ با اختیار اور صاحب عزت ہونا ایک مومن کو، اگر اس کے دل میں حقیقی ایمان ہے، عاجزی اور شکرگزاری میں بڑھاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے تو غلاموں کی بھی عزت نفس کا اس قدر خیال رکھا ہے کہ فرمایا کہ اپنے غلاموں کو ’میرا غلام‘ یا ’میری لونڈی‘ کہہ کے نہ پکارو بلکہ میرا لڑکا یا لڑکی کہہ کر پکارا کرو۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی فرمایا کہ گالی مت دو خواہ دوسرا شخص گالی دیتا ہو۔ اور یہی گُر ہے جس سے مومن کی زبان ہمیشہ صاف رہتی ہے۔ ایک مومن کو تو ہمیشہ پاک زبان کا استعمال کرنا چاہئے۔ گالی کی تو اس سے توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ اپنے آپ کو کسی کی گالی سن کر پھر اس سے روکنا نہ صرف زبان کو پاک رکھتا ہے بلکہ ذہن کو بھی بہت سے غلط کاموں کے کرنے سے بچاتا ہے۔ گالی سن کر انسان کا فطری ردّعمل یہی ہوتا ہے کہ انسان غصے میں آجاتا ہے اور اس کے ردّعمل کے طور پر بھی جس کو گالی دی جاتی ہے یا بُرا بھلا کہا جاتا ہے، وہ بھی اسی طرح الفاظ دوسرے پر الٹاتا ہے۔ پس جب یہ ارادہ ہو کہ انہی الفاظ میں جواب نہیں دینا جو غلط الفاظ دوسرے نے استعمال کئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے، تو یہ بہت بڑی نیکی ہے اور یہ نیکی ایک بہت بڑے مجاہدے سے حاصل ہوگی۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔ اور یہ مجاہدہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک خدا تعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہو اور ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور پھر یہی چیز ہے جس سے صبر کے معیار بڑھیں گے۔ ایک مومن کو تو یہ ضمانت میسر ہے کہ اگر کسی کی غلط زبان پر یا غلط بات پر یا غلط حملوں پر تم صبر کرتے ہو تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ جب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ڈھال بھی بنا دیا ہے اور ہماری طرف سے جواب دینے کے لئے بھی مقرر کر دیا ہے تو پھر اس سے بہتر اور کیا سودا ہوگا۔ پھر اس سے بڑھ کر صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خوشخبری دی ہے کہ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ یہ نوید اللہ تعالیٰ ہمیں سناتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ان مومنوں کے ربّ کی طرف سے جو صبر کرتے ہیں ان پر اس صبر کی وجہ سے برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی۔ اور الٹا کر جواب نہ دینا صرف ایک مومن نہ صرف اس سے اپنے دل و دماغ کو غلاظت سے بچاتا ہے بلکہ فرشتوں کی دعاؤں سے بھی حصہ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بھی حاصل کرتا ہے اور پھر معاشرے میں امن قائم کرنے والا بھی بنتا ہے، مزید جھگڑوں اور فسادوں سے معاشرے کو محفوظ رکھتا ہے۔ گالی کا جواب گالی سے دینے سے بعض دفعہ دوسرا فریق مزید طیش میں آجاتا ہے۔ اس کے حمایتی جمع ہو جاتے ہیں، دوسرے فریق کے حمایتی جمع ہو جاتے ہیں، اس گالی پر بعض دفعہ ایسی خطرناک لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں کہ قتل تک ہو جاتے ہیں۔ پس جب مومن کا مطلب ہی امن سے رہنے والا اور امن پھیلانے والا ہے تو اس سے ایسے امن کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی جس کے نتائج فتنہ وفساد پر منتج ہوں۔ پس اگر ان بھیانک نتائج سے بچنا ہے تو پھر اس کا علاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دو، غریب اور حلیم اور نیک نیت ہو جاؤ۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے اور یہ سب کچھ عاجزی اور عقل سے چلتے ہوئے برداشت کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ پس یہ اور اسی طرح دوسرے اخلاق اپنانے والی اور برائیوں سے روکنے والی جو باتیں ہیں، یہی ہیں جو انسان کو، ایک مسلمان کو ایک حقیقی مومن بناتی ہیں اور جب تک ایک مسلمان نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتا رہے گا اور اپنی عبادتوں کے ساتھ اعمال صالحہ بجالاتا رہے گا جن میں سے ابھی کچھ کا بیان ہوا ہے تو وہ حقیقی مومن کہلانے والا رہے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایک مسلمان توجہ کے ساتھ ان باتوں پر عمل نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ نے بتائی ہیں تو پھر اس کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اٰمَنَّا کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ ہماری ابھی یہ حالت ہے جو اَسْلَمْنَا والی ہے کہ ہم نے بیعت تو کر لی، فرمانبرداری تو کچھ حد تک قبول کر لی لیکن ایمان کامل نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر حقیقتاً ایمان دل میں پیدا ہو گیا ہے تو پھر تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی کوشش ہر ایک میں نظر آنی چاہئے۔ اور ہم دنیا میں حقیقی انقلاب اسی وقت لا سکیں گے جب ہمارا ایمان اس معیار کی طرف جا رہا ہوگا جس میں عبادتوں کے معیار بھی


سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

**Nayaab Travel Fernreisen**

احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام۔ نایاب ٹریول۔
مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے بی۔ بیگ اور نصیر بیگ سے رابطہ کریں
لندن جانے اور لندن سے آنے کے لئے فیری کے سستے ٹکٹ ہم سے خرید فرمائیں
(جلسہ کے لئے ایڈوانس بکنگ آفر 99 یورو)

Tel: 00 49 -211 - 2205611-12 Fax: 00 49 - 211 - 220 5613
Mobile: 0160-97902950e-mail: nayaab@web.de
Karl Str. 2 40210 - Dusseldorf (Germany)

بلند کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دلوں میں پیدا ہوگا اور اس کے لئے کوشش ہو رہی ہوگی۔ اعمال صالحہ بجالانے کے لئے بھی ایک تڑپ ہوگی جو ایک مومن میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور ان باتوں کے ساتھ ہم پھر اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول ﷺ کے حقیقی ماننے والے بھی ہوں گے جو خُلقِ عظیم پر پہنچا ہوا تھا، بڑے بلند مقام پر پہنچا ہوا تھا اور جس کی نمازیں بھی اور تمام اعمال بھی جس کی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر تھیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کا حکم دیا ہے تو آپؐ نے جو نمونے قائم کئے ان کی طرف چلنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس جب یہ معیار حاصل کرنے کی طرف آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے اور وہ فرماتا ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے کہ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خوشخبری دے دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا جب ان باغات میں سے، ان جنتوں میں سے جو اُخروی جنتیں ہیں ان کو بطور رزق پھل دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس ملتا جلتا رزق لایا گیا تھا اور ان کے لئے ان باغات میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے وَھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے اعمال کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے دو کہ وہ ان باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے ندیاں بہ رہی ہیں۔ اس آیت میں ایمان کو اللہ تعالیٰ نے باغ سے مثال دی ہے اور اعمال صالحہ کو نہروں سے۔ جو رشتہ اور تعلق نہر جاریہ اور درخت میں ہے وہی رشتہ اور تعلق اعمال صالحہ کو ایمان سے ہے۔ پس جیسے کوئی باغ ممکن ہی نہیں کہ بغیر پانی کے بڑوں سرسبز اور ثمردار ہو سکے" (پانی کے بغیر پھل نہیں لگ سکتے، درخت سرسبز نہیں رہ سکتا) "اسی طرح پر کوئی ایمان جس کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں مفید اور کارگر نہیں ہو سکتا۔ پس بہشت کیا ہے وہ ایمان اور اعمال ہی کے مجسم نظارے ہیں۔ وہ بھی دوزخ کی طرح کوئی خارجی چیز نہیں ہے بلکہ انسان کا بہشت بھی اس کے اندر ہی سے نکلتا ہے۔ یاد رکھو کہ اُس جگہ پر جو راحتیں ملتی ہیں وہ وہی پاک نفس ہوتا ہے جو دنیا میں بنایا جاتا ہے۔ پاک ایمان پودا سے مماثلت رکھتا ہے اور اچھے اچھے اعمال، اخلاق فاضلہ یہ اس پودا کی آبپاشی کے لئے بطور نہروں کے ہیں جو اس کی سرسبزی اور شادابی کو بحال رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں تو یہ ایسے ہیں جیسے خواب میں دیکھے جاتے ہیں مگر اس عالم میں محسوس اور مشاہدہ ہوں گے"۔

فرمایا کہ: "یہی وجہ ہے کہ لکھا ہے کہ جب بہشتی ان انعامات سے بہرہ ور ہوں گے تو یہ کہیں گے کہ ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دنیا میں جو دودھ یا شہد یا انگور یا انار وغیرہ جو ہم کھاتے پیتے ہیں وہی وہاں ملیں گی۔ نہیں، وہ چیزیں اپنی نوعیت اور حالت کے لحاظ سے بالکل اَور کی اَور ہوں گی۔ ہاں صرف نام کا اشتراک پایا جاتا ہے اور اگرچہ ان تمام نعمتوں کا نقشہ جسمانی طور پر دکھایا گیا ہے مگر ساتھ ہی بتا دیا گیا ہے کہ وہ چیزیں روح کو روشن کرتی ہیں اور خدا کی معرفت پیدا کرنے والی ہیں۔ ان کا سرچشمہ روح اور راستی ہے۔ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ سے یہ مراد لینا کہ وہ دنیا کی جسمانی نعمتیں ہیں، بالکل غلط ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اس آیت میں یہ ہے کہ جن مومنوں نے اعمال صالحہ کئے، انہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک بہشت بنایا جس کا پھل وہ اس دوسری زندگی میں بھی کھائیں گے اور وہ پھل چونکہ روحانی طور پر اس دنیا میں بھی کھا چکے ہوں گے اس لئے اُس عالم میں اُس کو پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ یہ تو وہی پھل معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ وہی روحانی ترقیاں ہوتی ہیں جو دنیا میں کی ہوتی ہیں اس لئے وہ عابد و عارف ان کو پہچان لیں گے۔ مَیں پھر صاف کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ جہنم اور بہشت میں ایک فلسفہ ہے جس کا ربط باہم اسی طرح پر قائم ہوتا ہے جو میں نے ابھی بتایا ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 25-30)

پس اعمال کی یہ سرسبزی اسی وقت تک قائم ہوگی جب تک اعمال صالح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہم اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ پس مومنوں کو یہ خوشخبری صرف اگلی زندگی کے لئے نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے اس دنیا میں بھی نیک عمل کرنے والوں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہنے والوں کو ان پھلوں کے مزے چکھاتا ہے، ان پھلوں کو دکھاتا ہے جو قبولیت دعا کے ذریعہ سے بھی ہوتے ہیں۔ ایک مومن کی روحانی ترقی کی وجہ سے اس کا دل سکون اور قناعت کی صورت میں ہوتا ہے جو اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے، یہ بھی ان پھلوں میں سے ہے۔ دینی اور دنیاوی نعمتیں بھی ایک مومن کو اس دنیا میں ملتی ہیں اور یہ دنیاوی نعمتیں اس کا مقصود نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ اُن اعمال کی وجہ سے جو ایک مومن خدا کی رضا کے حصول کے لئے بجالاتا ہے یا بجالا رہا ہوتا ہے، اسے عطا فرماتا ہے۔ پس ہر عمل صالح تب ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کو بجالا رہے ہوں گے۔ ورنہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ نمازیں پڑھنے والے ہیں جن کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں حالانکہ نماز پڑھنا نیک عمل ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ بعض دفعہ بہت خرچ کرتے ہیں لیکن ان میں ایمان نہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نہیں کر رہے ہوتے بلکہ دنیا دکھاوے کے لئے کر رہے ہوتے ہیں اس لئے وہ عمل ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ایک شخص، ایک یہودی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بارش میں جانوروں کو دانہ ڈال رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ اجر دیا کہ اس کو ایمان نصیب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جو عمل ہوگا وہ ایمان میں بھی بڑھاتا ہے، ایمان نصیب بھی کرتا ہے اور اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بناتا ہے اور آخرت میں بھی بناتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ درختوں کی سرسبزی کے لئے پانی ضروری ہے اسی طرح ایمان کی مضبوطی اور سرسبزی کے لئے اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ تمام وہ نیک اعمال بجالانے ضروری ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔ جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں، جو ایمان میں بڑھنے کے لئے ہیں۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو اپنی عبادتیں بھی کرنی چاہئیں اور دوسرے اعمال بھی بجالانے چاہئیں تا کہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسی سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

"ابھی جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ میں دو نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ ایک تو صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کا ہے، جو میری خالہ تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت امّ ناصر کے بطن سے بیٹی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی بہو تھیں، مرزا حمید احمد صاحب کی بیوی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے بچوں کی آمین لکھی، حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث سے ان تک کے بچوں کی، اس میں آپ کے بارے میں بچپن میں یہ لکھا کہ "عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرت"، (اس آمین کا ایک مصرعہ ہے)۔ بڑی صبر کرنے والی تھیں، توکل کا اعلیٰ مقام تھا، نیک تھیں، ملنسار تھیں، بڑی دعا گو تھیں۔ نمازیں بڑے انہماک اور توجہ سے ادا کرتیں۔ ان کی نمازیں بڑی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ کئی کئی گھنٹے مغرب کی نماز عشاء تک اور عشاء کی نماز آگے کئی گھنٹے تک تو مَیں نے ان کو پڑھتے دیکھا ہے اور یہ روزانہ کا معمول تھا۔ اللہ کے فضل سے بڑی دعا گو، غریب پرور خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ مجھے بھی بڑی عقیدت سے خط لکھا کرتی تھیں۔ جماعتی طور پر پہلے سترہ سال لاہور کی نائب صدر لجنہ رہیں۔ 1967ء سے 1983ء تک لاہور میں صدر لجنہ رہیں۔ اللہ کے فضل سے لاہور کی لجنہ کے لئے بڑا کام کیا۔

عالمی بیعت کے دنوں میں ایک سبز کوٹ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ پہنا کرتے تھے اور اب مَیں پہنتا ہوں، یہ کوٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ان کے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے حصہ میں آیا تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہاں ہجرت کی تو یہ کوٹ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دیا کہ آپ جب تک وہاں ہیں اس کوٹ کو آپ جب بھی پہنیں میرے لئے بھی دعا کیا کریں۔ اس کے بعد مرزا حمید احمد صاحب کی وفات تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں ہوگئی تھی۔ صاحبزادی امۃ العزیز نے یہ کوٹ دے دیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد مَیں نے ان کو کہا کہ یہ کوٹ آپ لوگوں نے امانتاً دیا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنی بیٹیوں سے پوچھ کر لکھ کر دیا کہ یہ کوٹ اب عالمی بیعت کی ایک نشانی بن چکا ہے، اس لئے ہم اس کو خلافت کو ہبہ کرتے ہیں اور انہوں

**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*
*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*
*Free management Service*
*Guaranteed vacant possession*
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

نے یہ تبرک خلافت کے لئے دے دیا۔ ان کے لئے جماعت کو بھی دعا کرنی چاہئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تبرک، چھوٹا سا کپڑا بھی کوئی نہیں دیتا، بڑی قربانی کر کے یہ کوٹ دیا ہوا ہے۔ آپ کی تین بیٹیاں ہیں۔ ایک مصطفیٰ خان صاحب لاہور کی اہلیہ ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بیٹے ہیں۔ دوسری امۃ الرقیب ہیں جو ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب جو ربوہ کے ہیں ان کی بیگم ہیں اور تیسری کوثر حمید ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان نیکیوں پر قائم فرمائے جوان میں تھیں۔

دوسرا جنازہ نعیمہ سعید صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ ان کے نانا، دادا، پڑدادا یہ سب صحابی تھے۔ عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی کی پوتی تھیں اور منشی عبدالرحمٰن صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ علاوہ واقف زندگی کی بیوی ہونے کے ان کی لجنہ میں بھی کافی خدمات ہیں۔ لجنہ ہومیو کلینک انہوں نے بڑی اچھی طرح چلایا اور اپنی بیماری کے باوجود بڑی ہمت اور محنت سے کام کرتی رہیں۔ ان کی تقریباً جوانی کی ہی عمر تھی۔ یہ 49 سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ ان کے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر دے اور ان کی دعائیں اپنے بچوں کے لئے قبول فرمائے۔ ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔

---

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

رہی ہے اس کا عشر عشیر بھی اس سے پہلے حکومتوں نے نہیں دیکھا۔ المیہ کی انتہا یہ کہ حکومت بہت سے معاملات پر عوام کو اعتماد میں بھی نہیں لے سکتی۔ ملک اپنی تاریخ کے انوکھے ترین نازک دور سے گزر رہا ہے۔ بین الاقوامی عقاب تیز چونچوں اور گہری سرخ آنکھوں کے ساتھ گھور رہے ہیں اور ایسے میں دو مولینا دین مبین کے نام پر اپنا آپ مسلط کر کے پورے ملک، ساری قوم اور حکومت کی شدید ترین امبیر سمنٹ کا باعث بن رہے ہیں اور ایک تازہ ترین و مصدقہ ترین خبر کے مطابق اس خودساختہ جہادی جوڑی میں سے ایک تو باقاعدہ قسم کے "مولینا" بھی نہیں۔

عبدالرشید غازی کا کہنا ہے کہ وہ کوئی چور، ڈاکو، جرائم پیشہ نہیں تو مَیں اہل علم سے جرم کی تعریف (Defination) چاہتا ہوں؟ چوری، ڈکیتی تو بہت معمولی قسم کے جرائم ہیں کیونکہ یہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اس طرح متاثر نہیں کرتے جس طرح تقدیس کی آڑ میں کی گئی تخریب تباہی و بربادی پھیلاتی ہے"۔

## (5)

پاکستان کے معروف اہل قلم جناب عباس اطہر کی زبانی دیوبندی دہشت گردوں کی کہانی (مندرجہ روزنامہ ایکسپریس 11/جولائی 2007ء صفحہ 5)

"مولانا عبدالرشید غازی کو موت کے غار میں اترنے سے ایک لمحہ پہلے تک یہی یقین رہا ہوگا کہ روشن خیال دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن کی اتحادی حکومت کے اندر موجود چالاک نقاب پوش کوئی نہ کوئی درمیانی راستہ بنالیں گے۔ لیکن لڑائی پہلے ہی آخری حد تک پہنچ چکی تھی کہ مذاکرات اور معاہدات کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔ پسپائی کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ حکومت اسلام آباد کے دل میں مرحوم عبدالرشید غازی کی متوازی حکومت تسلیم کر لیتی اور انہیں اپنے انداز میں اقتدار کے ایوانوں کے سوا ہر جگہ شریعت (یعنی دیوبندی شریعت۔ ناقل) نافذ کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتی"۔

"حکومتی کارروائی کے مقاصد پر اس لئے انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی کہ ہمارے انتہا پسند مولوی جس قسم کا معاشرہ قائم کرنے کا خواب دیکھتے ہیں وہ اس ترقی یافتہ دنیا میں برداشت نہیں کیا جاسکتا، نہ نافذ کیا جاسکتا ہے۔ صرف لال مسجد ہی نہیں اس طرح کے تمام قلعے قانون کے دائرہ میں لانے چاہئیں"۔

## (6)

ایک فاضل ادیب جناب سعداللہ جان برق کا ایک تنقیدی شذرہ (نام نہاد غازی کے بھائی) مولوی عبدالعزیز کی برقع پوشی سے متعلق:

"اگر مولانا ایسا نہ کرتے تو شہید ہو جاتے اور اصل مقصد ہی فوت ہو جاتا۔ چشم گل چشم آج بالکل شیر ہو رہا تھا۔ کون سا اصل مقصد؟ پرائے بچوں کو شہید کرانے کا مقصد؟ پرائے بچوں بچیوں کو جنت پہنچانے کا مقصد، دوسروں کے گھروں میں صف ماتم بچھانے کا مقصد۔

علامہ بولے، دیکھو یہ ایک بہت بڑی قربانی ہوتی ہے جو ہمارے اونچے درجے کے علماء دیتے ہیں، وہ اگر خودغرض ہوتے تو آرام سے شہید ہو کر جنت میں اپنا مخصوص کمرہ آباد کر سکتے تھے لیکن وہ خودغرض نہیں ہوتے۔ چنانچہ خود کو اسی دار فنا کی تکالیف میں مبتلا رکھتے ہیں اور دوسروں کو جنت روانہ کرتے رہتے ہیں۔ جب ان سب پرائے بچوں کو جنت میں اچھی طرح اکاموڈیٹ کر لیں گے تو پھر نہایت اطمینان سے مزید پرائے بچوں کو جنت کا ویزا دلانے میں مصروف ہو جائیں گے۔ لیکن چشم گل چشم کو آج موقع ملا تھا اس لئے فوراً اپینترا بدل کر پردے اور برقعے کے فضائل بیان کرنے لگا۔ بولا، اب جا کے مجھے پتہ چلا کہ برقعہ صرف ستر اور حجاب نہیں ہے بلکہ یہ بدصورت عورتوں کی بدصورتی اور عیب دار مردوں کے عیوب چھپانے کے کام بھی آتا ہے۔ پھر اس نے وہ جھوٹے سچے واقعات بیان کرنا شروع کئے کہ کیسے فلاں شخص نے برقع پہن کر اپنے دشمنوں کو قتل کیا، کس طرح فلاں مفرور برقعے کی آڑ میں پولیس کے نرغے سے نکل گیا حتی کہ اس نے یہ تک بتایا کہ راشن بندی کے دوران مردوں کی طویل قطاریں دیکھ کر اس نے خود بھی اپنی بیوی کا برقع پہنا تھا اور چینی لے آیا تھا یا لے آئی تھی۔

یہ بات آخر میں علامہ بھی مان گئے کہ برقعہ بڑا ہی ملٹی پرپز (Multi Purpose) پہناوا ہے اور جو لوگ برقعے پر پھبتیاں کس کس کر اسے تمبو، شٹل کاک اور خیمے سے تشبیہ دیتے تھے اب وہ بھی قائل ہو جائیں گے کہ کیا کثیر المقاصد پہناوا ہے۔ اتنے میں چشم گل چشم پھر گنگنانے لگا، اب کے وہ منی بیگم اور تابش دہلوی کو اپنی مدد کے لئے لے آیا تھا۔

وہ پردے کے پیچھے مَیں پردے کے آگے
نہ وہ آئیں آگے نہ مَیں جاؤں پیچھے
وہ آئیں گے آگے تو کچھ بھی نہ ہوگا
مَیں جاؤں گا پیچھے تو دنیا ہنسے گی

بہرحال اس بات کے تو ہم دل سے قائل ہو گئے کہ صدر مشرف نے بڑا اکمال کر دیا۔ انہوں نے خود بھی وردی کا دفاع کیا اور مخالفوں کو بھی برقع پہنا دیا"۔

('ایکسپریس' 6/جولائی 2007ء صفحہ 12)

## (7)

"سانحہ لال مسجد" کے عنوان سے روزنامہ 'ایکسپریس' (12/جولائی 2007ء) کے اداریہ کا ایک عبرت انگیز مگر مختصر اقتباس۔

مدیر 'ایکسپریس' تحریر فرماتے ہیں:

"آپریشن سائلنس شدید فائرنگ اور تمام تر ہلاکت خیز دھماکوں کے ساتھ جاری رہا، تاہم رات کو فوج نے لال مسجد کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اس آٹھ روزہ خونیں معرکے میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ انسانی خون سے لالہ زار ہوئی، مزاحمت میں لال مسجد کے نائب خطیب غازی عبدالرشید، 70 ساتھی، 10 فوجی جان بحق جبکہ 29 سے زائد زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں سرنڈر کرنے والے طلباء کو اڈیالہ جیل بھیج دیا گیا۔ کچھ بچوں کو ان کے والدین ساتھ لے گئے، آپریشن کے دوران لال مسجد میں محصور طلباء و طالبات اور معصوم بچوں کی فوری بازیابی اور حوالگی کی کشمکش اور اس میں ناکامی کے جس عذاب سے ان کے اہل خانہ اور عزیز گزرے وہ ضبط تحریر میں نہیں لائے جاسکتے۔ اس لئے اس وقت یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہلاکتیں کتنی ہوئیں تاہم جتنی بھی جانیں ضائع ہوئیں اس کو ہر دردمند پاکستانی محسوس کر رہا ہے۔.......... مسجد تو جائے امن ہے۔ محراب و منبر کی تقدیس مسلمہ ہے۔ اسلام تلوار اور جبر سے نہیں پھیلا۔ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی خود صحابہ کرام کے لئے ایک ادارے اور جامعہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ یہ ان کا فیضان نظر اور ان ہی کے قائم کردہ مساجد اور مکاتب کی کرامت تھی کہ اسلام نے کفر پر غلبہ پایا اور صحرائے عرب میں اسلام کا نور پھیلا۔ لال مسجد کے سانحہ سے یہ اصول مستحکم ہو گیا کہ دہشتگردی اور جبر کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں اور کوئی گروہ یا جماعت کسی مدرسے یا مسجد کو اپنے خودساختہ نظریات پر عملدرآمد کے لئے استعمال نہیں کر سکتی۔ ایک برسرپیکار گروہ سے عین حالت جنگ میں مذاکرات کے امکانات ہو سکتے ہیں اور اس سانحے کے دوران بھی میڈیا سمیت مختلف شخصیات نے رشید غازی سے رابطے کئے، ان کو ہتھیار ڈالنے اور انسانی جانیں بچانے کی التجائیں کیں لیکن کچھ بھی دوا نے کام نہ کیا۔ لال مسجد واقعے کے تناظر میں یہ ایک دردناک حقیقت ہے۔.......... اگر ہر شخص اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر خلق خدا پر جبر کا سلسلہ دراز کرے، اپنے نظریات اور خودساختہ منشور اور ایجنڈے کو مسلط کرنے پر اصرار کرتے ہوئے لاقانونیت کا راستہ اختیار کرے اور پھر بھی یہ توقع رکھے کہ حکومت اس سے صرف نظر کرے گی تو اس سے بڑی خام خیالی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اسی طرز عمل اور انداز فکر کا مظاہرہ لال مسجد انتظامیہ نے کیا جو دردانگیز ڈراپ سین پر منتج ہوا"۔

---

## خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط و کتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر)


**ROSS SOLMON & CO**
**SOLICITORS**

We are a team of Solicitors and Advocates, experienced in Criminal, Civil & Family litigation in all higher courts of England & Wales.
Our Solicitors deal in following areas:

**Family**: Divorce, Children and Financial settlement;
**Property**: Commercial & Residential Conveyancing, Leases;
**Injunctions**: Permanent & Interim injunctions;
**Employment**: Advice on all aspects of employment matters including litigation in Employment Tribunal and all higher courts;
**Criminal**: 24 hours Police Station, Magistrate Court and Crown Court representations. All sorts of appeals.
**Civil**: Possession Orders and miscellaneous litigation matters before County Courts and High Court.
**Immigration**: Work Permits, HSMP, all sorts of visas and appeals.

Tel: **07725813979; 07804817920; 02031861067**
17 High Street, Sutton, SM1 1DF.
We are situated at less than a minute walk from Sutton British Rail station.

# مسرور ابن منصور
# ایک پیشگوئی کا ظہور

(محمد عمر۔ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

خدا تعالیٰ کے مامورین و مرسلین کی صداقت پر کتب سابقہ کی پیشگوئیوں اور پیش خبریوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ ہر نبی اور رسول کی صداقت پر اس نبی یا رسول سے قبل مبعوث ہونے والے انبیاء کرام اور کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ۔ چنانچہ اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث شریف میں بہت ساری پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے صرف ایک کا تذکرہ یہاں مقصود ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بارے میں جب سورہ جمعہ کی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا کہ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہ یہ آخرین منھم کون لوگ ہوں گے ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور آپؐ خاموش رہے۔پھر آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَالثُّرَیَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ وَوْ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ یعنی اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا یعنی زمین سے ایمان بالکل اٹھ جائے تو بھی ان (اہل فارس ) میں سے ایک شخص یا ایک سے زائد اشخاص اس کو وہاں سے لاکر زمین پر قائم کر دیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اس وقت ہوگی جب کہ ایمان مسلمانوں کے قلوب سے بالکل پرواز کر چکا ہوگا۔اس وقت قرآن مجید تو ہوگا لیکن اس کے الفاظ ہی الفاظ باقی رہ جائیں گے بڑے بڑے علماء کے گروہ ہوں گے مسلمانوں کی حکومتیں ہوں گی یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ان کے دلوں سے ایمان قطعی طور پر نابود ہو چکا ہوگا ۔ چنانچہ ایسے نازک زمانہ میں خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اس وقت چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا ترسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق و صبر اور وفا داری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھاؤں اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ......مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا پاک اور خوش نما چہرہ دنیا کو نظر نہ آتا تھا اور اب مجھ میں ہو کر نظر آئے گا اور آ رہا ہے کیونکہ اس کی قدرتوں کے نمونے اور عجائبات قدرت میرے ہاتھ پر ظاہر ہو رہے ہیں جن کی آنکھیں کھلی ہیں وہ دیکھتے ہیں مگر جو اندھے ہیں وہ کیونکر دیکھ سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ 5)

نیز فرمایا:

''مَیں صرف دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے نعمت پائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3صفحہ 345)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے قائم فرمودہ سلسلہ کو خدا کے فضل سے انسانی قلوب سے پرواز کر گئے ایمان کو کروڑ ہا سعید روحوں کے دلوں میں قائم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ۔آپ کے وصال کے بعد خدا تعالیٰ نے اہل فارس میں سے اور بھی رجال کو قائم فرمایا جو ایمان کو دوبارہ دلوں میں راسخ کرنے میں کامیاب ہوتے رہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت رسول کریم صلعم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرے میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد مَیں ہوں ۔لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔

(الفضل 22ستمبر 1950ء )

اس پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اہل فارس کے رجال میں سے تھے ۔اب خدا تعالیٰ نے اسی عظیم الشان مقصد یعنی ثریا سے ایمان کو لاکر زمین پر قائم کرنے کے لئے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقرر فرمایا۔

آپ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ بھی بہت ساری پیشگوئیاں وابستہ ہیں ان میں سے صرف ایک یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَهُ الحَارِثُ بِنْ حَرَّاثْ عَلٰی مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ یُقَالُ لهُ مَنْصُور ...... وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤمِنٍ نَصْرُہُ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهُ۔

(رواہ ابوداؤد والدیلمی فردوس )

یعنی ما وراء النّھر سے ایک شخص نمودار ہوگا وہ حارث ابن حرّاث ہوگا۔آپ سے قبل منصور نامی شخص ہوگا آپ کی مدد کرنا یا آپ کی آواز پر لبیک کہنا ہر ایک مومن پر واجب ہوگا یہاں وراء النّھر سے مراد نہر کے پرے یا ورے ہے۔یعنی وہ دو نہروں یا دو دریاؤں کے درمیانی علاقہ سے خروج کریگا ۔ یہاں حارث سے زمیندار یا زراعت سے تعلق رکھنے والا مراد ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی کتب میں حارث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔مندرجہ بالا حدیث میں الحارث ابن حراث سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں ہی یعنی آپ کی اولاد میں سے ہی ایک زمیندار کا ہونا مراد ہے۔چنانچہ آپ نے 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچر اکنامکس میں حاصل کی اور آپ نے غانا میں قیام کے دوران پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ اس حدیث میں مذکور ہے کہ آپ سے قبل ایک شخص منصور نامی ہوگا چنانچہ سیدنا حضرت مسرور احمد صاحب والد بزرگوار کا اسم گرامی منصور احمد ہے۔

اس زمانہ میں اسلامی ممالک کو خاص کر عراق کو جس قسم کے خطرناک سیاسی حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کا نقشہ ایک حدیث میں یوں کھینچا گیا ہے۔

عن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک اھل العراق لا یجبی الیھم قَفِیزٌ وَلَا دِرْھَمٌ قُلْنَا مِن اَیْنَ ذَاکَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ یَمْنُعُوْنَ ذَاکَ ثَمَّ قَالَ یُوشِکُ اَھلِ الشَّامِ اَنْ لَا یُجْبٰی اِلَیھِم دِیْنَارٌ وَلَا مَدِیٌّ قُلْنَا مِن اَیْنَ ذَاکَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَکَتَ ھَنِیًّا ثُمَّ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَکُونُ فِی آخِرِ اُمَّتِی خَلِیْفَةٌ ۔

(رواہ مسلم فی الصحیح و احمد فی مسند )

یعنی حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلعم نے فرمایا اہل عراق پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے پاس باہر سے کوئی خوراک یا کوئی درھم آنے کی ممانعت کی جائے گی اس وقت ہم نے پوچھا کہ یہ کس طرح اور کہاں سے ممکن ہے اس وقت حضور صلعم نے فرمایا غیر عرب لوگوں سے یہ ممانعت ہوگی اس کے بعد فرمایا کہ اہل شام پر بھی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ باہر سے کوئی خوراک یا کوئی دینار باہر سے نہیں آئیگا۔اس وقت ہم نے پوچھا کہ یہ ممانعت کس کی طرف سے ہوگی تو فرمایا کہ رومی سلطنت کی طرف سے اس کے بعد تھوڑی دیر سکوت فرمایا اور پھر فرمایا میری امت کے اخیر پر ایک خلیفہ ہوگا۔

یہ تمام حالات اس زمانہ میں واضح طور پر پورے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں ایسے حالات میں جو شخص خلافت کے منصب پر فائز ہوگا اس کی اطاعت کرنا اور اس کی آواز پر لبیک کہنا ہر مؤمن کا اولین فریضہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے مقاصد عالیہ میں کامیاب و کامران رکھے۔آمین۔


قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

| ریلوے روڈ | اقصیٰ روڈ |
| --- | --- |
| 6214750 | 6212515 |
| 6214760 | 6215455 |

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500


## جماعت احمدیہ ناروے کے زیر اہتمام
## وقارِ عمل کا انعقاد

(رپورٹ :چوہدری افتخار حسین اظہر۔ ناروے)

17رمئی ناروے کی آبادی کا اہم دن ہے۔ ماہِ مئی کے آغاز میں ہی نارو یجین لوگوں کا یہ دستور ہے کہ گھروں کی صفائی کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ نئے فرنیچر بالعموم خریدتے ہیں اور پرانی چیزوں کو پھینکتے ہیں۔ یہ دستور انفرادی طور پر بھی ہے اور اجتماعی طور پر ہم سالہا سال سے دیکھتے چلے آرہے ہیں۔

اس دفعہ 17رمئی سے قبل فروست فورم کی انتظامیہ نے خاکسار (چوہدری افتخار حسین اظہر ) کو فون کیا کہ وہ فروست کی مضافاتی علاقہ کے سنٹر میں صفائی کرنا چاہتے ہیں۔چونکہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ اس کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں لہٰذا 8 رمئی کو یہ کام ہو رہا ہے۔اپنی تنظیم کے نوجوانوں کو ساتھ لائیں۔

مَیں نے مکرم امیر صاحب ناروے کی خدمت میں یہ پیغام عرض کر دیا کہ اس دفعہ انتظامیہ نے ہمارا نام "Islam Ahmadiyya" Co.ordinator کے طور پر اشتہار میں لکھا ہے کہ یہ تمام تنظیمیں صفائی میں حصّہ لے رہی ہیں۔ زیر ہدایات مکرم امیر صاحب خاکسار نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب سے رابطہ کیا اور صدرانِ حلقہ جات کو بھی اس کام میں شرکت کیلئے فون کئے۔

لہٰذا الحمدللہ بیت النصر کے علاوہ ممبران جماعت نے فروست سنٹر کے گردونواح میں صفائی کی۔ اِس موقعہ پر مکرم امیر صاحب نفس نفیس شامل ہوئے۔مکرم مربی صاحب چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب بھی موجود تھے۔ جملہ ممبران عاملہ، صدرانِ حلقہ جات، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور خدّام نے اس وقار عمل میں حصّہ لیا۔ جن کی تعداد 60 کے قریب تھی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ وقار عمل کیا۔ اِس موقعہ پر مقامی اخبار Gruruddalen کی رپورٹر خاتون بھی تشریف لائیں جنہوں نے شہ سرخی سے یہ خبر شائع کی اور ایک گروپ فوٹو بھی خبر کے ساتھ شامل کیا۔

فروست فورم کی انتظامیہ نے حلال کھانے کا بطور خاص اہتمام کیا اور شرکاء وقار عمل کو پیش کیا۔ خدا کے فضل سے یہ وقار عمل صفائی کے علاوہ باہمی روابط کا باعث بھی ہوا اور تعلقات مزید مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی۔

"اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا"

# جماعت احمدیہ کی ابتدائی تدریجی اور اعجازی ترقی کی ایمان افروز روئیداد

(سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تحریرات وملفوظات کے حوالوں سے)

(ملک محمد اعظم آف ربوہ حال مقیم برطانیہ)

## قسط نمبر 5

**(64)** 5/مئی 1906ء کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے احمد مسیح واعظ ایس پی جی مشن دہلی کی 2 /مئی 1906ء کی حضرت اقدس سے مباہلہ کی درخواست کے جواب میں اشتہار شائع فرمایا جس میں رقم فرمایا:

"احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرے جس نے اُس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اُس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں جب لاہور، کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے بشپ صاحبان جو اپنے عہدہ، واقفیت، رسوخ اور اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں۔ اور ایک ایسے شخص کے ساتھ (جو ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 3 صفحہ 554-555)

**(65)** 20/فروری 1907 کو حضرت کی ایک کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" شائع ہوئی اس میں ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ:

"..........پھر اُسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جس کو پینتیس برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ "ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آویں گے یہاں تک کہ سڑکیں گھس جاویں گی۔ اور ہر ایک راہ سے مال آئے گا۔ اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہیں گے"۔ یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر ہر ایک ملک میں شائع ہوگئی تھی۔ پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا۔ چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد 20صفحہ422)

**(66)** سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"......چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بے کس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادت مند کر دیا۔ پھر وہ اسی مقدس وحی میں فرماتا ہے کہ جب میری مدد تمہیں پہنچے گی اور میرے منہ کی باتیں پوری ہو جائیں گی یعنی خلق اللہ کا رجوع ہو جائے گا اور مالی نصرتیں ظہور میں آئیں گی۔ تب منکروں کو کہا جائے گا کہ دیکھو۔ کیا وہ باتیں پوری نہیں ہوگئیں جن کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ چنانچہ آج وہ سب باتیں پوری ہوگئیں۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں کہ جو کسی کے خواب وخیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم
روحانی خزائن جلد 21صفحہ79)

**(67)** پھر آگے چل کر مزید فرماتے ہیں کہ:

"......یاد رکھو کہ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں عربی زبان میں اس پیشگوئی کے یہ لفظ ہیں جو وحی الٰہی نے میرے پر ظاہر کئے جو براہین احمدیہ حصص سابقہ میں آج سے پچیس برس پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْن۔ یعنی اس سلسلہ میں داخل ہونے والے دو فریق ہوں گے۔ ایک پرانے مسلمان جن کا نام اوّلین رکھا گیا جو اَب تک تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے نئے مسلمان جو دوسری قوموں میں سے اسلام میں داخل ہوں گے۔ یعنی ہندوؤں اور سکھّوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے اور وہ بھی ایک گروہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔
روحانی خزائن جلد 21صفحہ108)

**(68)** 15/مارچ 1907ء کو حضرت اقدس نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس کا عنوان ہے "اعلان بخدمت علماء اسلام"۔ اس میں فرماتے ہیں:

"ہر ایک کو معلوم ہے کہ میرے اس دعوے پر کہ میں خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر آیا ہوں اور اُس کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوں چھبیس برس کے قریب عرصہ گزر گیا ہے۔ اور اس مدت میں باوجودیکہ میرے سلسلہ کے معدوم کرنے کے لئے ہر ایک مخالف نے ناخنوں تک زور لگائے اور مجھے حکام کی طرف بھی کھینچا گیا مگر مَیں اُن کے ہر ایک حملے کے وقت محفوظ رہا۔ تعجب کہ ان کو باوجود صدہا ناکامیوں کے جو میرے استیصال کے بارے میں ہوئیں اب تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ ایک پوشیدہ ہاتھ میرے ساتھ ہے جو اُن کے ہاتھ سے مجھے بچاتا ہے۔ مجھے وہ کذّاب اور دجّال اور مفتری تو کہتے ہیں مگر اس بات کا جواب نہیں دیتے کہ دنیا میں کونسا ایسا کذّاب گزرا ہے جس کو خدا دشمنوں کے خطرناک حملوں سے چھبیس برس تک بچاتا رہا یہاں تک کہ اُس نے اپنے خاص فضل سے صدی کے چہارم حصہ تک اس کو سلامت رکھا اور ترقی پر ترقی بخشی۔ اور ایک فرد سے لاکھوں انسان اُس کی تابع کر دیئے اور کسی دشمن کی پیش نہ گئی اور آئندہ ترقیات کی خبر نہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 3 صفحہ 568)

**(69)** 13/اپریل 1907ء طاعون کا ذکر ہوا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت اقدس علیہ السلام اور جماعت کو محفوظ رکھا اور کئی ایک بیباک دشمنوں کا صفایا کر دیا۔ ایسے ہی ذکر میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ہزاروں نشان دکھائے مگر یہ لوگ ایسے ہیں کہ مانتے نہیں۔ اگر نجاست قلبی نہ ہو تو بعض اوقات ایک نکتہ ہی کفایت کرتا ہے۔ دیکھو جب لدھیانہ میں بیعت ہوئی تو صرف قریباً چالیس آدمی تھے۔ پھر اب چار لاکھ ہیں۔ کیا ایسی کامیابی کسی مفتری کو بھی ہوئی ہے۔ حالانکہ اس کی پیشگوئی بھی کر چکا ہو؟"

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 203-204 جدید ایڈیشن)

سبحان اللہ 18 سال کے قلیل عرصہ میں **40** سے **4** لاکھ ہو جانا کتنا بڑا معجزہ ہے۔ الحمد للہ

**(70)** 7/مئی 1907ء کو حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اشتہار "اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت" کے نام سے شائع فرمایا جس میں فرماتے ہیں:

"چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اُن کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے مَیں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ کئی لاکھ تک اُن کا شمار پہنچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اُس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً چھبیس برس سے تقریری اور تحریری طور پر اُن کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ اُن کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اُس نے گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چُن لیا تا کہ یہ فرقہ احمدیہ اُس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 3صفحہ 583)

**(71)** 15/مئی 1907ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کی کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع ہوئی اس میں صفحہ 70-71 میں فرماتے ہیں:

"اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جیسے سجادہ نشین صاحب العَلَم سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ ہزارہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ اور بعض نے اس وجہ سے بیعت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے"

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ70۔71)

**(72)** حضرت اقدس اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ 171 میں فرماتے ہیں کہ:

"اور میری طرف سے تبلیغ کی کارروائی یہ ہوئی ہے کہ مَیں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہروں جیسے امرتسر، لاہور، جالندھر، سیالکوٹ اور دہلی اور لدھیانہ وغیرہ میں بڑے بڑے مجمعوں میں خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچایا ہے اور ہزارہا انسانوں کے روبرو اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کی ہیں۔ اور ستر کے قریب کتابیں عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی میں حقانیت اسلام کے بارہ میں جن کی جلدیں ایک لاکھ کے قریب ہوں گی تالیف کر کے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں۔ اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آج تک توبہ کر چکے ہیں۔ اور اس قدر سُرعت سے یہ کارروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے یہاں تک کہ امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کے لئے امریکہ کے نامی اخباروں میں شائع کرایا ہے۔ اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں۔ اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر کریں کہ اب تک جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کچھ زیادہ تین لاکھ سے اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہزارہا نشانوں سے لوگ اطلاع پا چکے ہیں اور اکثر ان میں صالح اور نیک بخت ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22صفحہ171-172)

**(73)** حقیقۃ الوحی کے صفحہ 220 پر مزید فرمایا ہے:۔

"یہ (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ ناقل) اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا۔ اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکر یہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی۔ کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے

اُٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اُسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔‘‘

(حقیقۃالوحی روحانی خزائن جلد 22صفحہ220)

**(74)** فرمایا:

’’ براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے کہ اس قدر لوگ میرے پاس آئیں گے کہ قریب ہوگا کہ میں اُن کی کثرت ملاقات سے تھک جاؤں۔ چنانچہ کئی لاکھ آدمی میرے پاس آیا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 234)

**(75)** مزید فرمایا:

’’یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ جب مباہلہ کیا گیا (مولوی عبد الحق کے ساتھ ناقل) تو میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے اور اب تین لاکھ سے بھی زیادہ میری بیعت کر چکے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ252)

**(76)** مزید فرمایا:

’’عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کرنے کے بعد جس قدر تائید اور نصرت الٰہی کے مجھے الہام ہوئے اور جس طرح عظمت اور شوکت سے وہ پورے ہوئے وہ تمام حال میری ان تمام کتابوں میں بھرا پڑا ہے جو مباہلہ کے بعد لکھی گئی ہیں جو چاہے دیکھ لے مجھے بار بار اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں...... چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق کئی لاکھ آدمی میری جماعت میں داخل ہوا جو اس راہ میں اپنی جان قربان کرتے ہیں اور اُس وقت سے آج تک دو لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ آیا...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ سو اس نے ایسا ہی میرے ساتھ معاملہ کیا اور وہ نعمتیں دیں اور وہ نشان دکھلائے جو میں شمار نہیں کرسکتا۔ اور وہ عزت دی کہ کئی لاکھ انسان میرے پاؤں پر گر رہے ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد نمبر22 صفحہ 254-253)

**(77)** فرمایا:

’’جب مَیں 1904ء میں کرم دین کے فوجداری مقدمہ کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا تو راہ میں مجھے الہام ہوا۔ اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِنْ کُلِّ طَرْفٍ ۔یعنی ہر ایک پہلو سے تجھ برکتیں دکھلاؤں گا۔ اور یہ الہام اُسی وقت تمام جماعت کو سنا دیا گیا بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا۔ اور یہ پیشگوئی اس طرح پر پوری ہوئی کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا۔ اور تمام سڑک پر آدمی تھے۔ اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے۔ اور پھر ضلع کی کچہری کے اردگرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حُکّام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو کے عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی۔ اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا۔ اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے۔ اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22صفحہ264-263)

**(78) 14/ستمبر 1907**ء کو قادیان میں بیرسٹر مسٹر فضل حسین اور میاں حسین بخش صاحب رئیس بٹالہ حضرت اقدس سے ملاقات کے لئے آئے۔ نہایت مؤثر اور ایمان افروز باتیں ہوتی رہیں۔ مسٹر فضل حسین صاحب نے کہا کہ آریہ لوگوں کا خیال ہے کہ جب تک بہت سی پابندیاں دور نہ ہوں۔ قومی ترقی نہیں ہوسکتی اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔

’’یہ غلط خیال ہے۔ ترقی کا یہ اصول نہیں ہے۔ اسلام نے کیسے ترقی کی۔ کیا بے قیدی اور آزادی سے یا پابندی شریعت اور اطاعت سے۔ بعض مسلمانوں کو بھی ایسا ہی خیال ہو رہا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بے قیدی سے ترقی ہوگی مگر مَیں اس راہ کو سخت مضر اور خطرناک سمجھتا ہوں۔ مسلمان جب ترقی کریں گے خدا پرستی سے کریں گے۔ جس طرح پر اوائل میں اسلام نے ترقی کی وہی خدا اب بھی موجود ہے۔ میری جماعت ہی کو دیکھو۔ مجھے کافر ودجّال بنایا گیا میرے قتل کے فتوے دیئے۔ راہ ورسم بند کیا۔ مسلمان میرے دشمن ہو گئے۔ یہاں تک فتویٰ دیا کہ کوئی مسلمان ہم سے کشادہ پیشانی سے بھی پیش نہ آئے۔ مگر آپ ہی بتائیں کہ اس مخالفت کا کیا نتیجہ ہوا۔ اب میری جماعت چار لاکھ کے قریب ہے جس میں ڈاکٹر ہیں، حکماء ہیں، وکلاء ہیں، تاجر ہیں۔ ہر پیشہ اور طبقہ کے لوگ موجود ہیں۔ یہ مخالفت ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ خدا داری چہ غم داری‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ283)

**(79) 2/دسمبر 1907**ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب ’’چشمہ معرفت‘‘ تصنیف فرمائی۔ جو 15/مئی 1908 کو شائع ہوئی۔ اس میں براہین احمدیہ میں مندرجہ پیشگوئی سے متعلق ایک جگہ یوں فرماتے ہیں۔

’’......سو ایسا ہی ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد خدا نے دلوں میں میری محبت اس قدر ڈال دی کہ علاوہ مالی مدد کے بعض نے میری راہ میں مرنا بھی قبول کیا اور وہ سنگسار کئے گئے مگر دم نہ مارا۔ اپنی جان میرے لئے چھوڑ دی مگر مجھے نہ چھوڑا۔ اور بعض نے میرے لئے دُکھ اُٹھائے اور صدہا کوس سے ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے۔ اور بعض نے ہزار ہا روپے میرے آگے پیش کئے۔ اور جس قدر لوگ بیعت کے لئے آج تک قادیان میں آئے وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے اور سب بیعت کرنے والے چار لاکھ کے قریب ہوں گے۔‘‘

(چشمہٴ معرفت ،روحانی خزائن جلد نمبر23صفحہ406)

**(80) 27/دسمبر 1907**ء بروز جمعہ جلسہ سالانہ پر حضرت اقدس نے ایک لمبی پُر مغز پُر معانی تقریر بے نظیر فرمائی۔ جس میں ایک مقام پر یوں فرمایا۔

’’یہ بھی اللہ جلّ شانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 374 جدید ایڈیشن)

**(باقی آئندہ)**

بقیہ:خلافت راشدہ از صفحہ نمبر 4

والوں کی ہوتی ہے۔ گویا نبوت تو ایمان اور عمل صالح کے مٹ جانے پر آتی ہے اور خلافت اُس وقت آتی ہے جب قریباً تمام کے تمام لوگ ایمان اور عملِ صالح پر قائم ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت اُسی وقت شروع ہوتی ہے جب نبوت ختم ہوتی ہے کیونکہ نبوت کے ذریعہ ایمان اور عملِ صالح قائم ہو چکا ہوتا ہے اور چونکہ اکثریت ابھی ان لوگوں کی ہوتی ہے جو ایمان او رعملِ صالح پر قائم ہوتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کی نعمت دے دیتا ہے۔

اور درمیانی زمانہ جب کہ نہ تو دنیا نیکوکاروں سے خالی ہو اور نہ بدی سے پُر ہو دونوں سے محروم رہتا ہے کیونکہ نہ تو بیماری شدید ہوتی ہے کہ نبی آئے اور نہ تندرستی کامل ہوتی ہے کہ اُن سے کام لینے والا خلیفہ آئے۔

**خلافت کا فُقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے**

پس اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کا فُقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اُمت کے گنہگار ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اُس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں کثرت مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی رہے گی۔ جب اس میں فرق پڑ جائے گا اور کثرت مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب چونکہ تم بدعمل ہو گئے ہو اس لئے مَیں بھی اپنی نعمت تم سے واپس لیتا ہوں۔ (گو خدا چاہے تو بطور احسان ایک عرصہ تک پھر بھی جماعت میں خلفاء بھجواتا رہے) پس وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ خراب ہو گیا ہے وہ بالفاظِ دیگر اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح سے محروم ہو چکی ہے کیونکہ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جب تک اُمت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے گی اُس میں خلفاء آتے رہیں گے اور جب وہ اس سے محروم ہو جائے گی تو خلفاء کا آنا بھی بند ہو جائے گا۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی امکان نہیں ہاں اس بات کا ہر وقت امکان ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح سے محروم نہ ہو جائے۔ اور چونکہ خلیفہ نہیں بگڑ سکتا بلکہ جماعت ہی بگڑ سکتی ہے اس لئے جب کوئی شخص دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا خلیفہ بگڑ گیا تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ابھی جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کثیر صحابہؓ ہم میں موجود ہیں، جب کہ زمانہ ابھی دجّالی فِتن سے پُر ہے، جب کہ اس درخت کی ابھی کونپل ہی نکلی ہے جس نے تمام دنیا میں پھیلنا ہے تو شیطان اس جماعت پر حملہ آور ہوا۔ اُس نے اُس کے ایمان کی دولت کو لوٹ لیا، اعمالِ صالحہ کی قوت کو سلب کر لیا اور اس درخت کی کونپل کو اپنے پاؤں کے نیچے مسل ڈالا جس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ ایک بار آور درخت کی صورت میں تمام دنیا کو اپنے سایہ سے فائدہ پہنچائیگا کیونکہ بقول اُس کے خلیفہ خراب ہو گیا اور قرآن یہ بتاتا ہے کہ سچے خلفاء اُس وقت تک آتے رہیں گے جب تک جماعت کی اکثریت ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہے۔ پس خلافت کا انکار محض خلافت کا انکار نہیں بلکہ اس امر کا اظہار ہے کہ جماعت ایمان اور عملِ صالح سے محروم ہو چکی ہے۔

(باقی آئندہ)

## خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرمائے۔

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت ۔لندن)

ہے زندہ قوم وہ، نہ جس میں ضعف کا نشاں ملے!

# جیو تو کامراں جیو

(مختلف معاشرتی مسائل کا نفسیاتی اور واقعاتی تجزیہ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کا حل)

(ڈاکٹر امتہ الرقیب ناصرہ۔ جرمنی)

## قسط نمبر8

اب میں کوشش کرتی ہوں کہ وہ ذرائع اور طریقے بتاؤں کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اُن پہ عمل کرنے سے ہم اور ہمارے بچے مضبوط، نیک اور متوازن ہو سکتے ہیں اور دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور ہم خود پر ترس کھانے سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

### تعلق باللہ

قومی اور شخصی مضبوطی کے لئے پہلا ذریعہ تعلق باللہ ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے ہمارا ایک ذاتی، مضبوط، پائیدار اور خوبصورت رشتہ قائم ہو جائے۔

اس تعلق کا پہلا قدم ذکرِ الٰہی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو یاد کرنا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: 29) ترجمہ: سنو دل اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان پاتے ہیں۔

جب اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں تو دل مضبوط بھی اللہ کے ذکر سے ہوتے ہیں۔ نماز میں سب سے زیادہ ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ”نماز وہ گاڑی ہے جس پہ سوار ہو کر جلد تر انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا“۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ نمبر 189-190)

مَیں نے جذباتی طور پہ کمزور خود پر ترس کھانے والے بے شمار لوگ دیکھے ہیں ان سے بات چیت بھی کی ہے۔ مگر ایک بات میں پورے وثوق سے کہتی ہوں کہ مَیں نے باقاعدہ نماز پڑھنے والے، نماز میں دل لگا کر دعا کرنے والے لوگوں میں سے کبھی کسی کو بہت زیادہ کمزوری کا شکار ہوتے نہیں دیکھا۔

تھوڑی بہت کمزوری ہو سکتی ہے مگر بعد میں وہ لوگ جلدی سنبھل سکتے ہیں اور سنبھل بھی جاتے ہیں۔ خاص طور پہ تہجد کا باقاعدہ التزام کرنے والے لوگوں کو مَیں نے بہت کم کمزور دیکھا ہے کیونکہ تہجد سے انسان اپنے نفس کو اپنے پاؤں تلے کچل سکتا ہے۔

انسان کا نفس انسان کو کمزور کرتا ہے۔ مگر جب نفس مطمئنہ بن گیا تو کمزوری ختم ہو گئی۔

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِیْلًا (المزمل:7) ترجمہ: رات کا اُٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ232 جدید ایڈیشن)

ایک عورت میرے پاس آئی۔ وہ بے حد تھکی ہوئی، مایوس، پریشان، ڈری ہوئی کمزور عورت تھی۔ اُس کو ڈیپریشن تھا۔ اُس نے اپنے شوہر کی بدسلوکی کی شکایت کی۔ وہ جذباتی طور پر اتنی کمزور تھی کہ چند بے ربط جملے بول کر خاموش ہو جاتی تھی۔ وہ بات بات پہ سہارے ڈھونڈتی تھی۔ مثلاً کوئی بات ہوتی تو کہتی یہ بات میری ہمسائی کو معلوم ہے کہ میرے ساتھ ایسے ہوتا ہے آپ اُس سے پوچھ لیں۔ کبھی کہتی میری بہن میرے ساتھ ہے تو مجھے سہارا مل گیا اب مَیں دنیا کا مقابلہ کر سکتی ہوں۔ مَیں نے اُس کو کہا تم جماعت سے اپنے مسائل کے لئے مدد لے لو شاید تمہارے شوہر کی اصلاح ہو جائے مگر اُس عورت میں کسی سے مدد لینے کی نہ طاقت تھی نہ خواہش۔ اُس نے مدد لینے سے انکار کر دیا اس نے کہا کہ آپ صرف مجھے ڈیپریشن کی دوائی بتائیں اور مشورہ دیں۔ اس کی پریشانی سے مجھے اُس کا غم لگ گیا کہ ایک عورت کو اتنے بے شمار مسائل ہیں اور وہ کسی سے مدد لینا نہیں چاہتی اس کمزوری کی وجہ کیا ہے؟ کوئی سرا میرے ہاتھ نہیں آ رہا تھا! آخر وہ سرا میرے ہاتھ آ گیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ اتنی کمزور کیوں ہے؟ مَیں نے اُس سے پوچھا ”تم نماز میں اپنے لئے اچھی طرح دعا کرتی ہو“۔ اس نے بتایا کہ وہ کبھی کبھی بے دلی سے نماز پڑھ لیتی ہے اور قرآن بھی نہیں پڑھتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن سے اُس کو نماز کی عادت نہیں ڈالی گئی۔ اور نماز کے لئے اُس کا شوہر اُس کو کہتا ہے مگر شوہر اس سے بدسلوکی کرتا ہے۔ شوہر کو ناپسند کرنے کی وجہ سے وہ اس کی بات کو ناپسند کرتی ہے اور نماز نہیں پڑھتی۔

مَیں نے اُس سے کہا نماز تم نے اپنے شوہر کے لئے نہیں پڑھنی۔ نماز تو تم نے اپنے لئے پڑھنی ہے۔ زندگی تمہارے لئے ایک مصیبت ہے۔ مَیں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔ مگر مَیں تو کیا اگر ساری دنیا بھی تمہاری مدد کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی کیونکہ جب تک خدا تمہارے ساتھ نہ کھڑا ہو ہم کچھ نہیں کر سکتے اور جس خدا نے تمہاری مدد کرنی ہے اس سے تو تم اچھی طرح بات نہیں کرتی۔ ہمارے نانا جان کہا کرتے تھے کہ یہ نہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے۔ اگر ایسا انسان جس کو تم برا آدمی سمجھتے ہو وہ کوئی اچھی بات کہے تو فوراً قبول کر لو۔ مَیں نے کہا شوہر کے لئے ناپسندیدگی کے جذبات کو دل سے نکال دو۔ کیونکہ جو انسان کسی سے نفرت کرتا ہے وہ خدا سے محبت نہیں کر سکتا۔ نفرت انسان کو بے حد کمزور کر دیتی ہے۔ نفرت کرنے والا انسان دنیا میں سر اُٹھا کر جی نہیں سکتا۔ جس دل میں کسی کے لئے نفرت ہو خدا تعالیٰ کو وہ دل اِس قابل نہیں لگتا کہ خدا اُس کو اپنا گھر بنائے۔ اپنے بچوں کا خدا سے مضبوط رشتہ قائم کرنے کے لئے اُن کو نماز کی عادت ڈالیں۔ باقی لوگ معلوم نہیں کس طرح دنیا کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر ہم جو احمدی مسلمان ہیں ہمارے لئے تو نماز ہی ہماری ڈھال ہے۔ اگر یہ ڈھال ہم نے اپنے بچوں کو نہ دی تو دنیا اُن کو اپنے پاؤں تلے روند دے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے بڑا آدمی اگر نماز نہ پڑھے تو منافق ہے۔ مگر جو لوگ اپنے بچوں کو نماز با جماعت کی عادت نہیں ڈالتے وہ اُن کے خونی اور قاتل ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

پر خطر ہست ایں بیابانِ حیات
صد ہزاراں اژ دہائش در جہات
صد ہزاراں فرسخ در کوئے یار
دشتِ پُر خار و بلائش صد ہزار

یعنی یہ زندگی کا بیابان جنگل خطروں سے بھرا پڑا ہے جس میں ہزاروں زہریلے سانپ اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور آسمانی معشوق کے رستے میں لاکھوں کروڑوں میل کا فاصلہ ہے جس میں بے شمار خاردار جنگلوں اور لاکھوں امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

ہم یہ خواہش تو کر سکتے ہیں کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کے قرب کے راستے تیزی سے طے کر سکیں اور خدا تعالیٰ ہمیں دنیا کے زہریلے سانپوں سے بچائے رکھے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ کی توحید پہ کامل یقین انسان کو مضبوط کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو توحید کی بہت غیرت ہے اِس لئے شرک کی باریک سی بُو بھی انسان کو کمزور کر دیتی ہے۔ مثلاً شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہم حد سے زیادہ کسی سے محبت کریں۔ حد سے زیادہ محبت کے لائق صرف خدا تعالیٰ ہے۔

ہمارے پاس جو ایسے کیس لائے جاتے ہیں جن میں بچے اپنے والدین کو تنگ کرتے ہیں ان میں اکثر کیسز میں وہ بچہ ماں یا باپ کو سب سے زیادہ تنگ کرتا ہے جو بچہ اُنہیں حد سے زیادہ عزیز ہوتا ہے بلکہ دوسرے بہن بھائیوں کی نسبت جس کو زیادہ لاڈ پیار ملا ہوتا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ انسان سے یا کسی بھی چیز سے حد سے زیادہ محبت کرنا جائز نہیں ہے۔ ہم جس چیز کی محبت کو خدا کی محبت پہ ترجیح دیں انجام کار یا تو وہ چیز ہم سے چھن جاتی ہے۔ یا وہ چیز ہمیں شدید دکھ دیتی ہے۔ یا وہ چیز ہمارے لئے بے کار ہو جاتی ہے۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے۔

شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہم کسی انسان سے یا حالات سے یا کسی چیز سے حد سے زیادہ خوفزدہ ہوں۔ مصلحت اچھی چیز ہے۔ مصلحت سے مقابلہ کرنا مومن کی عقلمندی ہوتی ہے مگر بزدلی نہ ہو۔ کیونکہ خدا کہتا ہے کہ سب سے زیادہ مجھ سے ڈرو۔

نفسیات کی رو سے ہر خوف انسان کو کمزور کرتا ہے۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف وہ واحد خوف ہے جو انسان کو بے حد مضبوط کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے انسان اس طرح نہیں ڈرتا جس طرح اندھیرے یا شیر سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خوف میں کمزور کر دینے والے اندیشے اور خطرے کا احساس نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے ڈر میں معافی کی امید اور محبت کی خواہش ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ڈر اس لئے بھی انسان کو مضبوط کرتا ہے کہ جب انسان خدا سے ڈرے تو باقی ہزاروں خوف اندیشے دل سے نکل جاتے ہیں۔ اس طرح اس انسان میں ایک جرات اور دلیری پیدا ہوتی ہے۔ جو گناہوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت دیتی ہے۔ ایسے انسان کی شخصیت بہت خوبصورت اور پُر کشش ہو جاتی ہے۔ اُس میں قوتِ جذب پیدا ہوتی ہے، وہ لوگوں کو خدا کی طرف کھینچتا ہے۔ ایسے انسان کی قربت میں سکون، نیکی، خوشی اور سکینت کا احساس ہوتا ہے جو کمزور لوگوں کو مضبوطی عطا کرتا ہے۔

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے موقع پر مبلغینِ کرام اور اُن کے خاندانوں نے حضور اقدس کے ساتھ ایک یادگار پکنک منائی۔ ہمارے ایک واقفِ زندگی صاحب کے بیٹے نے اپنی والدہ سے کہا کہ ہمیں تو حضور اقدس کے ساتھ یہ تھوڑا سا وقت گزارنا اتنا اچھا لگا ہے کہ ہمیں تو خدا تعالیٰ نے جیسے ساری زندگی کے وقف کا صلہ دے دیا ہے۔

سب لوگ کہنے لگے ہائے کاش ہمیں بھی یہ برکت ملی ہوتی۔ ہم نے کہا یہ تو وقف کی برکتیں ہیں ہم نے بھی زندگی وقف کی ہوتی تو شاید خدا تعالیٰ ہمیں بھی ایسی برکتیں دے دیتا۔ جو یہ برکتیں لینا چاہتا ہے وہ زندگی دینِ اسلام کے لئے وقف کر دے۔ مگر ہم ایک اور بات بھی تو سوچیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے پیارے خلیفہ کا قرب اتنا پیارا ہے تو خدا تعالیٰ کا قرب کیسا شاندار ہو گا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ (الذاریت:51) ترجمہ: پس چاہئے کہ تم اللہ کی طرف دوڑو۔

خدا تعالیٰ ہمیں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا روحانی قرب عطا فرمائے تا کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف دوڑ سکیں۔ آمین

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی کیسی خوبصورت دعا ہے ؎

اے شاہِ زماں خالقِ انوارِ محبت
اے جانِ جہاں رونقِ گلزارِ محبت
کوچہ میں تیرے گرم ہے بازارِ محبت
سر بیچتے پھرتے ہیں خریدارِ محبت
ہم کو بھی عطا ہو کہ تیری عام ہے رحمت
اک سوزِ دروں خلعتِ انوارِ محبت
ہاتھوں میں لئے کاسۂ دل آئے ہیں مولا
خالی نہ پھریں تیرے طلبگارِ محبت

جو دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دنیا اُس کے آگے آگے بھاگتی ہے، انجام کار وہ انتہائی کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ جو خدا کے پیچھے بھاگتا ہے خدا اُسے مایوس نہیں کرتا اور خدا اُس سے زیادہ تیزی سے اُس کی طرف بھاگ کر آتا ہے۔ اور پھر دنیا بھی ایسے آدمی کے پیچھے بھاگتی ہے اور دنیا خود بخود اس کو حاصل ہو جاتی ہے۔

بن جاؤ خدا کے تم آجائے گی خود دنیا

**THOMPSON & CO SOLICITORS**

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

**Contact:**

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

اس کی ایک شاندار مثال یہ بھی ہے کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اصل میں خدا تعالیٰ کی توحید کی محبت میں ایٹم یعنی ذرّے پہ ریسرچ کر رہے تھے۔ اُن کا جوفزکس کا نظریہ تھا۔ وہ توحید کے نظریہ کو مضبوط کرتا تھا۔ وہ خدا کی طرف بھاگ رہے تھے۔ دنیا کے پیچھے نہیں بھاگ رہے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اُن کو دین بھی دیا اور دنیا میں سب سے بڑا اعزاز یعنی نوبل انعام بھی دلوا دیا۔ یہ الگ بات ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو دنیا اس کے لئے خدا کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ خدا تعالیٰ کی خوشبو اس کا قرب اتنا خوبصورت اور روح کو سکون اور لطف دینے والا ہے کہ جن لوگوں نے اِسے محسوس کیا ہے وہ اُس کی خوبصورتی مکمل طور پہ بیان بھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار لجنہ کی ایک عہدیدار بچوں کو خدا تعالیٰ کے نام یاد کروا رہی تھی۔ بچے اِن ناموں کو ترنم سے پڑھ رہے تھے وہ بھی اُن کو پڑھ کر بتاتی تھی کہ ایسے پڑھو۔ ایک دم ایسے ہوا کہ جب بچے یہ کہنے لگے کہ: اَلْوَاجِدُ۔اَلْمَاجِدُ ۔اَلْحَمِیْدُ۔اَلْمَجِیْدُ۔ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْـــرَام۔ تو اُس کو محسوس ہوا کہ پانچ سے دس سیکنڈ کے لئے جیسے اُس کی روح اُس کے جسم سے الگ ہے اور اُس کی روح کو ایک طاقتور ہستی نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ اور اُس کو ایک سرشار کردینے والا احساس تھا کہ میرا خدا اتنا عظیم ہے۔ بچوں کی آوازیں اُس کو بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ شاید دس سیکنڈ بعد یہ کیفیت ختم ہوگئی۔ اِن چند سیکنڈ میں اُس کو معلوم ہوگیا کہ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت میں خوشی خوشی جان قربان کیوں کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب اتنا پیارا ہے کہ اُس دن سے وہ ہر اُس راہ کی طرف بھاگتی ہے جہاں اُس کو لگتا ہے کہ شاید اِس راہ پہ خدا بیٹھا ہوگا۔ وہ گرتی ہے پھر بھاگتی ہے۔ پھر گرتی ہے پھر اُٹھتی ہے۔ مگر وہ اس لمحے کو دوبارہ پکڑنا چاہتی ہے۔ اُس کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ لمحہ کہیں آس پاس ہے۔ مگر اس کی مٹھی میں اس طرح نہیں آتا۔ مگر اس کے دل میں جو خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ ہے اُس نے اُس کو مضبوطی بھی عطا کردی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ کی طاقت اور قدرت میں ہے کہ وہ سب سے براہِ راست تعلق رکھے۔ وہ پسند نہیں کرتا کہ اِس کے اور بندے کے درمیان کوئی روک بنے۔ کیونکہ اُس نے انسان کو پیدا ہی اس لیئے کیا ہے کہ اُس کا قرب حاصل کرے"۔

(ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 113-114)

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

"رسول بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کے لئے آتا ہے۔ لوگوں کے اور خدا کے درمیان کھڑے ہونے کے لئے نہیں آتا۔ اس لئے رسول کو پیشوا کہا گیا ہے..........خدا تعالیٰ کا قرب اتنا اعلیٰ اور ارفع اور خوبصورت ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب خدا کی لوگوں پر تجلّی ہوگی۔ اور وہ واپس گھر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ تمہارتی شکلیں کیسے بدل گئیں۔ وہ کہیں گے ہم حقدار تھے کہ ہماری شکلیں بدل کر خوبصورت ہو جائیں کیونکہ ہم نے خدا کو دیکھا ہے جن کو رؤیتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے ان کی روحیں بدلتی جاتی ہیں"۔

(ہستی باری تعالیٰ تقریر حضرت مصلح موعودؓ صفحہ نمبر 176)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا !
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جدا

دنیا میں انسان جن چیزوں کے پیچھے بھاگتا ہے مثلاً روپیہ، پیسہ، عزت، شہرت، اولاد، آسائش، اچھا ساتھی۔ کیوں انسان یہ سب چیزیں چاہتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو خوشی، سکون، تحفظ، نیک نامی عطا ہو۔ اُس کا نام دیر تک باقی رہے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے نتیجے میں یہ سب چیزیں خود بخود مل جاتی ہیں۔ کچھ مثالیں اس سلسلہ میں ہم نے بیان کردی ہیں۔ ایک مثال میں تحفظ کی دے دیتی ہوں۔

ایک بار ایک عورت کو کوئی مصیبت آگئی اُس کو لگا کہ اِس مصیبت کی وجہ سے کچھ لوگ شاید اس کا مذاق بنائیں گے یا طعنہ دیں گے۔ وہ بہت زیادہ ڈر گئی اور غمزدہ ہوگئی۔ اس نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کی۔ "خدایا مجھے بچالو۔ مجھے بچالو۔ میں کیا کروں گی۔ میں لوگوں کا سامنا کیسے کروں گی۔ خدایا فلاں میرا مذاق اُڑائے گا۔ فلاں ایسا کہے گا"۔ اُس نے سارے نام لے لے کر خدا سے دعا کی جن سے اس کو خطرہ تھا۔ دعا کے بعد اس کو سکون مل گیا۔ کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن اس نے سوچا کہ خدا تعالیٰ نے کتنے پیارے طریقے سے اس کو ہر قسم کے طعنوں سے بچالیا ہے۔ کیونکہ جن جن لوگوں سے اس کو ڈر لگتا تھا ان میں سے اکثر لوگوں کو خدا تعالیٰ کسی کام کے لئے اس کے پاس لے آیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس عورت کے ذریعے ان کے اکثر کام کروا بھی دیئے۔ اس طرح ان لوگوں نے اسے کچھ بھی نہیں کہا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے خوف کو امن میں بدل دیا اور اسے بھلا بھی دیا کہ کبھی وہ خوفزدہ تھی۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اس کو مضبوطی عطا کی۔ اس عورت کی تو کوئی حیثیت نہ تھی یہ تو محض خدا کا فضل تھا جو اس پہ ہوا۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ (یٰسین:84) پس پاک ہے وہ جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی بادشاہت ہے۔

خدا تعالیٰ اپنے دوست کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔ جو خدا کے ولی سے جنگ کرے خدا تعالیٰ اس سے مقابلہ کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

"مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے"

اس طرح خدا اپنے دوست کو مضبوط کرتا ہے۔ کسی انسان یا ظاہری مادّی واسطے سے اتنی اُمید لگا لینا جو صرف خدا سے لگانی چاہئے یہ بات بھی انسان کو کمزور کر دیتی ہے۔ کچھ لوگ دوسری چیزوں یا انسانوں کو معبود بنا لیتے ہیں کچھ لوگ اپنی ذات کی پرستش کرتے ہیں۔ اپنے نفس کو معبود بنا لیتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ (الفرقان: 44) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ ان کی اکثر باتوں کا محور ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔ مَیں نے اتنی قربانی کی، مَیں نے اپنے ساتھی کو کیا سے کیا بنا دیا ہے۔ میری وجہ سے گھر کا نظام چل رہا ہے جبکہ ساتھی بیچارہ مشکل میں پڑا ہوتا ہے۔ جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو خدا بنایا ہوتا ہے۔ یہ ایک چھپا ہوا شرک ہے۔ خدا کے غیر کی پرستش خدا کو سخت ناپسند ہے۔ اس سے انجام کار وہ لوگ کمزور ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ (الزمر:65) ترجمہ: تو کہہ دے اے جاہلو کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور ہستی کی عبادت کروں۔

جو لوگ کسی انسان کو خوش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے واضح احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں کچھ عرصہ خدا ان کو ڈھیل دیتا ہے مگر پھر وہ لوگ منہ کے بل گر جاتے ہیں۔

ایک عورت کے شوہر نے اس کو کہا کہ تم نے میرے دوست سے پردہ نہیں کرنا اس کی بیوی بھی میرے سے پردہ نہیں کرتی۔ پھر اس نے کہا تم جو جماعتی کام کے لئے کبھی کبھی جاتی ہو وہ بھی نہیں کرنا۔ مَیں گھر آؤں تو تم ہمیشہ میرا انتظار کرتی ہوئی مجھے ملو۔ تم اجلاسوں پہ نہ جایا کرو۔ بیوی نے تھوڑا سا احتجاج کیا پھر اس نے سوچا مَیں کیوں اپنے گھر کا سکون خراب کروں میرا خاوند ایسے خوش ہے تو ایسے ہی سہی۔ اس نے وہ سب کچھ کیا جو اس کا شوہر چاہتا تھا اور وہ گھر میں فارغ بیٹھ گئی اس نے جماعتی کام چھوڑ دیئے۔ کچھ عرصہ بعد ان دونوں کی علیحدگی ہوگئی۔ نہ گھر رہا، نہ پیسہ رہا، نہ سکون رہا اور اولاد بھی نہ ملی۔

خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کو معبود بنا کر اس کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کرنے کا یہ انجام ہوتا ہے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❀❀❀❀❀❀❀

**دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔**

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

## خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
## دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورة فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرة 251)
(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔
(آل عمران :9)
(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔
(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

**DEAN MANSON SOLICITORS**
We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation
CONTACT
Muzaffar Mansoor- Ejaz Baig & Shazia Bhatti (Solicitors)
**243-245 MITCHAM ROAD, TOOTING, LONDON SW17 9JQ**
**TEL: 020 8767 5000**
**EMAIL: info@dmansonsolicitors.com**
Regulated by the Solicitors Regulation Authority

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

## محترم ماسٹر محمد یاسین صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ''النور'' جون 2006ء میں مکرمہ ماہم سلیم صاحبہ اپنے دادا محترم ماسٹر محمد یاسین صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ 1911ء میں ضلع گجرات کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ آپ کی والدہ بہت نیک تھیں اور بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق انہوں نے پائی۔ محترم ماسٹر صاحب نے اٹھارہ سال کی عمر میں اپنی والدہ کی مخالفت کے باوجود احمدیت قبول کرلی۔ منشی فاضل کرنے کے بعد آپ نے سکول ٹیچر کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ تقسیم ہند کے وقت آپ نے چھ ماہ قادیان میں حفاظت مرکز کی ڈیوٹی دی۔

1934ء میں محترم ماسٹر صاحب نوشکی (بلوچستان) میں مقیم تھے جب آپ کے ایک ساتھی استاد نے (جو آپ کے زیرتبلیغ بھی تھے) آپ کو بتایا کہ اُس کا چھ سالہ بیٹا اچانک دیکھنے سے قاصر ہوگیا ہے۔ آپ نے اُسے حضرت مصلح موعودؓ سے دعا کروانے کا مشورہ دیا۔ اور پھر اُس کی درخواست پر حضورؓ کی خدمت میں خط بھی تحریر کردیا۔ حضورؓ نے جواباً تحریر فرمایا کہ مَیں نے دعا کی ہے اور انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اُس کو نظر واپس عطا فرمادے گا۔

چند روز بعد ہی آپ کا وہ ساتھی خوشی سے آیا اور اپنے بیٹے کی شفایابی کی خبر سنائی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد آپ کو علم ہوا کہ اُس شخص نے اپنے غیراحمدی دوستوں میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں بے ادبی کے کلمات کہے ہیں۔ آپ نے اُس سے پوچھا تو اُس نے افسوس کا اظہار کیا لیکن آپ نے کہا کہ اتنا عظیم نشان دیکھنے کے بعد بھی اگر تمہاری یہ حالت ہے تو تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اگلے ہی دن وہ شخص پھر آپ کے پاس روتا ہوا آیا اور بتایا کہ اُس کے بیٹے کی نظر دوبارہ چلی گئی ہے۔ آپ نے اُسے کہا کہ اب اُسے خود حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ کر دعا کی درخواست کرنی چاہئے۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضورؓ کا جواب آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بچے کی نظر دوبارہ لوٹادی۔ تب محترم ماسٹر صاحب نے اُس شخص کو مشورہ دیا کہ ایسے معجزے دیکھنے کے بعد اب اُسے احمدیت قبول کرلینی چاہئے۔ تاہم قادیان جاکر حضورؓ کی زیارت کرنے کے باوجود اُسے ہدایت نصیب نہ ہوسکی۔

گرمیوں کی ایک دوپہر کو جب محترم ماسٹر صاحب سکول سے گھر واپس آرہے تھے تو راستہ میں ایک کنوئیں پر رُک گئے جہاں سے تین چار گاؤں کے لوگ پانی لیا کرتے تھے۔ آپ نے پینے کے لئے وہاں کھڑے ہوئے لوگوں سے پانی مانگا تو انہوں نے آپ کے احمدی ہونے کی بناء پر پانی دینے سے انکار کردیا۔ اس پر آپ گھر کی طرف روانہ ہوگئے جو وہاں سے ایک گھنٹہ کی مسافت پر تھا۔ ابھی آپ تھوڑی دُور ہی گئے تھے کہ پیچھے ایک شور سنائی دیا۔ آپ نے دیکھا کہ لوگ کنوئیں کے گرد جمع تھے۔ بہرحال آپ گھر پہنچ گئے۔ اگلی صبح آپ کے دروازہ پر ساٹھ ستر لوگ جمع تھے جنہوں نے بتایا کہ وہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کو پانی نہ دینے کی پاداش میں چند ہی منٹ بعد کنواں اندر گر گیا اور پانی کا ذریعہ بند ہوگیا۔ اور یہ کہ اگر آپ دعا کرکے کنواں دوبارہ کھڑا کردیں تو وہ سب لوگ احمدیت قبول کرلیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا ہونا اب عملاً ممکن نہیں ہے۔ تاہم وہ دعا کریں گے اور اگر لوگ کنواں کھودیں تو دوبارہ اُن کو پانی مل جائے گا۔ انہوں نے اصرار کیا کہ آپ دعا کرکے کنوئیں کو پہلے کی طرح کردیں تو وہ احمدیت قبول کرلیں گے۔ آپ نے اُن کو کہا کہ اگر گزشتہ روز کے واقعہ سے بھی اُنہیں احمدیت کی سچائی کا یقین نہیں آیا اور وہ ایک اَور نشان دیکھنے پر مصر ہیں تو پھر ایسے احمدیوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

نوشکی میں دو دیگر احمدی گھرانے بھی تھے۔ اُن کی تبلیغ کے جواب میں دیہاتیوں نے کہا کہ وہ تو اَن پڑھ ہیں لیکن اگر قریبی گاؤں کے مولوی محمد عالم صاحب احمدیت قبول کرلیں تو پھر سب لوگ بھی اُن کی پیروی کریں گے۔ چنانچہ مولوی صاحب سے جب تبلیغی بات چیت کی گئی تو کچھ وضاحتوں کے بعد انہوں نے احمدیت قبول کرلی۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب تو بوڑھے ہیں اور اُن کو پوری سمجھ بھی نہیں آتی اس لئے وہ احمدی ہوگئے ہیں لیکن ہم بے وقوف نہیں ہیں۔ کچھ عرصہ بعد مولوی صاحب شدید بیمار ہوگئے اور معلوم ہوتا تھا کہ اُن کی وفات کا وقت قریب ہے۔ لوگ اُن کے پاس گئے اور کہا کہ اگر وہ احمدیت سے توبہ نہیں کریں گے تو کوئی اُن کی نماز جنازہ بھی ادا نہیں کرے گا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ بے شک اُنہیں کہیں بھی پھینک دیا جائے جہاں کتے اور گدھ اُن کا گوشت کھالیں لیکن وہ ایمان نہیں چھوڑیں گے۔ پھر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور جان دیدی۔ لوگوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے آج تک کسی کو اس طرح اطمینان سے مرتے نہیں دیکھا۔ پھر مولوی صاحب کی فیملی نے اُن کا جنازہ تیار کیا اور قبرستان لے گئے۔ اُس گاؤں میں چونکہ کوئی احمدی گھرانہ نہیں تھا اس لئے کوئی بھی جنازہ پڑھنے کے لئے موجود نہیں تھا۔ سورج غروب ہونے سے پہلے وہاں تین گھوڑ سوار پہنچے جنہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ دیہاتیوں نے بتایا کہ یہ ایک قادیانی کی میت ہے جس کا جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ وہ کہنے لگے کہ الحمدللہ ہم احمدی ہیں اور ہم ان کا جنازہ پڑھیں گے۔ چنانچہ اُن سواروں نے جنازہ پڑھا۔ بعد میں اُن دیہات میں یہی مشہور ہوگیا کہ مولوی صاحب کا جنازہ پڑھنے کے لئے تین فرشتے آئے تھے۔

ایک بار محترم ماسٹر صاحب کی بکری گُم ہوگئی۔ اگلی صبح آپ کی ایک ہمسائی نے آپ کو گلی میں دیکھ کر کہا کہ آپ کیوں اپنے مرزا سے بکری واپس لانے کا معجزہ نہیں مانگتے۔ آپ کو یہ بات سن کر اتنا صدمہ ہوا کہ کچھ کہے بنا وہاں سے چلے آئے۔ اُسی رات اُس ہمسائی کی گائے گُم ہوگئی۔ اُس نے دوبارہ آپ کو بلاکر کہا کہ اپنے مرزا سے کہو کہ تمہیں تمہاری بکری واپس دلادے۔ اس پر اُس عورت کے خاوند نے گھر کے اندر سے اپنی بیوی کو کہا کہ کیا اُس نے ابھی تک کوئی معجزہ نہیں دیکھا جو وہ ایک اَور معجزہ دیکھنے کی تمنا کررہی ہے۔

یہ اُس علاقے کے لوگوں کی بدقسمتی تھی کہ انہوں نے کئی معجزے دیکھے لیکن احمدیت قبول نہ کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد محترم ماسٹر صاحب کراچی منتقل ہوگئے۔ وہاں ایک صاحب آپ کے زیرتبلیغ تھے۔ انہوں نے ایک بار اس پریشانی کا اظہار کیا کہ اُن کی بیٹی جو امریکہ میں مقیم ہے، اُسے کینسر ہوگیا ہے۔ انہوں نے آپ سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ دل سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دعا شروع کردی۔ کچھ دن بعد وہ نہایت خوش خوش آپ کے پاس آئے اور بتایا کہ ڈاکٹروں کے ٹیسٹ میں کینسر کی کوئی علامات نہیں تھیں۔ کچھ عرصہ بعد اُن کی بیٹی پاکستان آئیں تو وہ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اُن کی بیٹی اُس شخص سے ملنا چاہتی ہے جس کی دعا سے اُسے شفا ہوئی ہے۔ لیکن اُس شخص نے درخواست کی کہ جب وہ اپنی بیٹی اور بیوی کو آپ سے ملوانے لے کر آئے تو آپ احمدیت کا ذکر نہ کریں۔ اس پر آپ بہت افسردہ ہوئے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہ وہ شخص احمدیت کی سچائی کا نشان چھپانے پر کیوں بضد ہے۔ تاہم وہ لڑکی آپ سے ملی اور جب وہ واپس امریکہ گئی تو جلد ہی اُسے دوبارہ کینسر ہوگیا۔ جلد ہی وہ شخص بھی ان دنیا سے چل بسا۔

محترم ماسٹر صاحب 25/دسمبر 2002ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔

## مارکونی

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ ستمبر 2006ء میں ریڈیو کے موجد مارکونی کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

گگ لیمو مارکونی اٹلی کے شہر بولونیا میں پیدا ہوا۔ اس کا والد امیر آدمی تھا اور اس نے مارکونی کو اچھی تعلیم دلوائی۔ مارکونی کو بجلی کے تجربات کرنے کا بہت شوق تھا۔ اسی زمانہ میں ایک سائنسدان جیمز کلارک میکسویل نے لاسلکی لہریں (Wireless Waves) دریافت کیں۔ مارکونی کی عمر پندرہ سال تھی کہ اُسے ان لہروں کا علم ہوا اور ان پر تجربات شروع کردیئے۔ لوگوں کے تمسخر کے باوجود وہ اپنے تجربات میں مصروف رہا اور ہوا کی لہروں پر اپنا پیغام دو میل کے فاصلہ تک پہنچانے میں کامیاب ہوگیا۔ لیکن اٹلی میں اُس کی مدد کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا۔ چنانچہ وہ لندن چلا گیا اور وہاں بجلی کے محکمہ کے ایک انجینئر کی مدد سے تجربات کرنے لگا۔ جلد ہی اُس کی شہرت ہر طرف پھیل گئی اور اُس کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہونے لگے۔ اس پر اٹلی کی حکومت نے اُسے واپس آنے کے لئے کہا۔ چنانچہ مارکونی واپس چلا گیا اور حکومت کی مدد سے ایک لاسلکی اسٹیشن قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ پہلی جنگ عظیم میں اس اسٹیشن سے سمندر میں جنگی بحری جہازوں کو پیغامات بھیجے جاتے۔ ابتداء میں سگنل بارہ میل تک جاتے لیکن مارکونی نے لگاتار کوشش کرکے یہ فاصلہ خاصا بڑھادیا۔ اٹلی کے بادشاہ اور ملکہ نے بھی مارکونی کے تجربات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور محظوظ ہوئے۔ جلد ہی مارکونی کے پیغامات انگلستان تک پہنچنے لگے۔ پھر اس نے کارنوال میں لاسلکی اسٹیشن قائم کیا اور چارسو فٹ اونچے کھمبے اس مقصد کے لئے لگوائے۔

اُسی زمانہ میں فلیمنگ نے والو (Valve) ایجاد کرلیا۔ یہی والو پھر ریڈیو میں لگایا گیا۔ عملاً والو کے بغیر کوئی ریڈیو بھی چل نہیں سکتا۔

پھر مارکونی نے اپنی کمپنی بنائی اور چمسفورڈ میں دنیا کا پہلا ریڈیو اسٹیشن قائم کیا۔ اس نے لہروں پر مزید تجربات بھی جاری رکھے اور جلد ہی Short Waves بھی دریافت کرلیں۔ مارکونی نے اپنی ایجاد سے بہت دولت بھی کمائی اور اُسے 1909ء کے نوبل انعام سے بھی نوازا گیا۔ وہ اطالوی پارلیمینٹ کا رُکن بھی بنا۔

---

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16/مئی 2006ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس میں سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:

رُخ سے کوئی حجاب ہٹاتا چلا گیا
میں زندگی کے بھید کو پاتا چلا گیا
یہ کس کا لمس اُتر گیا میرے وجود میں
یہ کس کا عکس روح میں آتا چلا گیا
یہ کون بن گیا چراغ اندھیری رات کا
یہ کون مجھ کو راہ دکھاتا چلا گیا
تُو ہی تو اِک جواب تھا میرے سوال کا
ہونٹوں پہ تیرا نام ہی آتا چلا گیا

---

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/مارچ 2006ء میں ''درد کا درمان'' کے عنوان سے کہی گئی مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہر دَور کے مہکانے کا سامان کیا ہے
ہم نے ہی زمانے پہ یہ احسان کیا ہے
سینچا ہے ہر اک برگ و شجر اپنے لہو سے
یوں شہر تمنا کو گلستان کیا ہے
ہم وہ ہیں جو تسخیر قضا ہو نہیں سکتے
ہر بار سرِ دار یہ اعلان کیا ہے
وہ موج بلاخیز میں ہے اپنا سہارا
اس نے ہی مرے درد کا درمان کیا ہے

# Muslim Television Ahmadiyya
## Weekly Programme Guide
**7th September 2007 – 13th September 2007**

*Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

### *Friday 7th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News |
| 01:05 | MTA Variety: a documentary on cloth making. |
| 01:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 117, Recorded on 20/12/1995. |
| 02:45 | Huzoor's Tours |
| 03:40 | Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 193, Recorded on 22nd April 1997. |
| 04:45 | Moshairah: an evening of poetry |
| 06:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 06:55 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor. Recorded on 24th February 2007. |
| 07:55 | Le Francais C'est Facile |
| 08:20 | Siraiki Service |
| 09:05 | Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 39 recorded on 9th June 1995. |
| 10:10 | Indonesian Service |
| 11:10 | Seerat Sahaba Rasool (saw) |
| 11:30 | Live Friday Sermon Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Germany. |
| 13:30 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 14:15 | Bangla Shomprochar |
| 15:25 | Seerat Sahaba Rasool (saw) |
| 16:00 | Friday Sermon [R]` |
| 17:20 | Spotlight: an interview about the life of Maulana Abdul Malik Khan. |
| 18:05 | Le Francais C'est Facile [R] |
| 18:30 | Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. |
| 20:30 | MTA International News Review Special |
| 21:10 | Friday Sermon [R] |
| 22:25 | MTA Travel: a visit to Giza, Egypt. |
| 22:50 | Urdu Mulaqa'at: Session 39 [R] |

### *Saturday 8th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 00:50 | Le Francais C'est Facile |
| 01:15 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 118. Rec. 21/12/1995. |
| 02:25 | Spotlight |
| 03:20 | Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 7th September 2007. |
| 04:55 | Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 39, recorded on 9th June 1995. |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 07:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 12th November 2006. |
| 08:05 | Seerat Sahabah Hadhrat Masih Maud (as) |
| 08:30 | Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 07/09/2007. |
| 09:30 | Qur'an Quiz |
| 09:55 | Indonesian Service |
| 10:55 | French Service |
| 12:00 | Tilaawat, & MTA International News |
| 13:00 | Bangla Shomprochar |
| 14:00 | Intikhab-e-Sukhan: poem request programme |
| 15:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 12th November 2006. |
| 16:00 | Rang-e-Bahar: a poetry recital held on the occasion of Ansarullah sports rally 2007. |
| 16:40 | Qur'an Quiz |
| 17:05 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 4th September 1996 in Sweden. |
| 17:55 | Australian documentary: carnival of flowers |
| 18:30 | Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. |
| 20:30 | MTA International Jama'at News |
| 21:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R] |
| 22:05 | Australian Documentary [R] |
| 22:35 | Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as) [R] |
| 23:00 | Friday Sermon [R] |

### *Sunday 9th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review |
| 01:05 | Qur'an Quiz |
| 01:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 119, recorded on 26/12/1995. |
| 02:35 | Kidz Matter |
| 03:00 | Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 7th September 2007 in Germany. |
| 04:00 | Rang-e-Bahar |
| 04:55 | Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as) |
| 05:20 | Attractions of Australia |
| 06:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 07:15 | Children's Class with Huzoor recorded on 17th January 2004. |
| 08:20 | Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to East Africa. |
| 08:50 | Learning Arabic: lesson no. 16 |
| 09:30 | Kidz Matter |
| 10:15 | Indonesian Service |
| 11:15 | Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 20th July 2007. |
| 12:10 | Tilaawat & MTA International News |
| 13:00 | Bengali service: Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Community. |
| 14:00 | Friday Sermon: recorded on 7th September 2007 [R] |
| 15:05 | Children's Class [R] |
| 16:10 | Huzoor's Tours [R] |
| 16:40 | Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 19th March 1994. Part 2. |
| 17:45 | Learning Arabic [R] |
| 18:05 | MTA Travel: a documentary showing the sights of Vancouver, Canada. |
| 18:30 | Arabic Service: Mutabaat. An Arabic discussion programme about contemporary issues that arise in the media relating to Islam. |
| 19:40 | Kidz matter [R] |
| 20:25 | MTA International News Review |
| 20:55 | Children's Class with Huzoor, recorded on 17th January 2004. |
| 22:05 | Huzoor's tours [R] |
| 22:35 | MTA Travel [R] |
| 23:00 | Ilmi Khitabaat: an Urdu speech delivered by Qazi Muhammad Nazir Ahmad on the topic of the blessings of the prophet hood of the Holy Prophet Muhammad (saw), on the occasion of Jalsa Salana Rabwah 1956. |

### *Monday 10th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 01:05 | Learning Arabic |
| 01:25 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 120, Recorded on 27/12/1995. |
| 02:30 | Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 7th September 2007. |
| 03:30 | Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 19th March 1994. Part 2. |
| 04:35 | Ilmi Khitabaat |
| 05:30 | MTA Travel: a visit to Vancouver, Canada. |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 07:00 | Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 4th October 2003. |
| 07:55 | Le Francais C'est Facile |
| 08:20 | Medical Matters |
| 09:00 | Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st August 1997. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:05 | Ghazwat-e-Nabi (saw): a discussion about Holy wars. |
| 12:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 13:00 | Bangla Shomprochar |
| 14:00 | Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 6th October 2006. |
| 15:00 | Bustan-e-Waqfe Nau [R] |
| 15:55 | Ghazwat-e-Nabi (saw) |
| 16:55 | Rencontre Avec Les Francophones [R] |
| 18:00 | Medical Matters [R] |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 121, Recorded on 28/12/1995. |
| 20:30 | MTA International Jama'at News |
| 21:05 | Bustan-e-Waqfe Nau [R] |
| 22:00 | Friday Sermon [R] |
| 23:00 | Medical Matters [R] |
| 23:40 | Spotlight: a speech delivered by Fazl Rahman on the topic of 'The prophecies of the Promised Messiah (as)'. |

### *Tuesday 11th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review |
| 01:00 | Le Francais C'est Facile |
| 01:25 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 121, Recorded on 28/12/1995. |
| 02:30 | Friday Sermon: recorded on 6th October 2006. |
| 03:25 | Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st August 1997. |
| 04:35 | Spotlight |
| 05:00 | Ghazwat-e-Nabi (saw) |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News |
| 07:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 3rd March 2007. |
| 08:05 | Learning Arabic |
| 08:25 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 1. |
| 09:15 | MTA Variety: an English discussion on the topic of 'pride, prejudice and persecution'. |
| 10:15 | Indonesian Service |
| 11:15 | Sindhi Service |
| 12:15 | Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News |
| 13:00 | Bangla Shomprochar |
| 14:05 | Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V: Concluding address delivered on 6th May 2006 at Jalsa Salana New Zealand. |
| 14:50 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R] |
| 15:50 | Learning Arabic [R] |
| 16:10 | MTA Travel: a visit to Cairo, Egypt.. |
| 16:40 | Question and Answer session [R] |
| 17:30 | MTA Variety [R] |
| 18:30 | Arabic Service |
| 20:30 | MTA International News Review Special |
| 21:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R] |
| 22:05 | MTA Variety [R] |
| 22:45 | Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R] |

### *Wednesday 12th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News |
| 01:15 | Learning Arabic: lesson no.18 |
| 01:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 122, recorded on: 02/01/1996. |
| 02:40 | MTA Variety: discussion |
| 03:35 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 1. |
| 04:40 | Address by Hadhrat Khalifatul Masih V |
| 05:25 | MTA travel: a visit to Cairo, Egypt. |
| 06:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 26th November 2006. |
| 08:05 | Seerat Hadhrat Masih Maud (as) |
| 08:40 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1994. Part 2. |
| 09:55 | Indonesian Service |
| 11:00 | Swahili Service |
| 12:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review |
| 12:55 | Bangla Shomprochar |
| 14:05 | Children's Corner |
| 14:15 | From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 27th July 1984. |
| 15:10 | Jalsa Speeches |
| 15:55 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R] |
| 17:10 | Question and Answer Session [R] |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:20 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 123, recorded on 03/01/1996. |
| 20:25 | MTA International News Review |
| 21:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R] |
| 22:10 | Jalsa Speeches [R] |
| 22:55 | Children's Corner |
| 23:00 | From the Archives [R] |

### *Thursday 13th September 2007*

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review |
| 01:00 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 123, recorded on 03/01/1996. |
| 02:20 | The Philosophy of the Teachings of Islam |
| 02:45 | Hamari Kaa'enaat |
| 03:10 | Attractions of Australia |
| 03:50 | From the Archives |
| 04:50 | Children's Corner |
| 05:10 | Jalsa Speeches |
| 06:00 | Tilaawat |
| 07:40 | Dars-e-Hadith & MTA News |
| 08:25 | Children's Class with Huzoor. Recorded on 31st January 2004. |
| 09:25 | Indonesian Service |
| 10:30 | Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 1, recorded on 3rd June 1984. |
| 11:30 | MTA Travel: a visit to Turkey, part 1. |
| 12:00 | Dars-e-Hadith |
| 12:15 | MTA Travel: a visit to Turkey, part 2. |
| 12:45 | MTA International News review |
| 13:20 | Friday Sermon: rec. 07/09/2007. |
| 14:20 | Huzoor's Tours [R] |
| 14:55 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 16:05 | Tilaawat |
| 17:55 | MTA Travel [R] |
| 18:30 | Arabic Service |
| 20:30 | MTA News Review |
| 21:10 | Dars-ul-Qur'an [R] |
| 22:20 | Tilaawat |

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT**

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

# Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday 31 August, 2007 | Issue No. 35


## حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

# ’’غازی برادران‘‘ کا دیو بندی فتنہ اور دانشمندان پاکستان کا احتجاج عام

### (1)

اداریہ روزنامہ ’’ایکسپریس‘‘ فیصل آباد 17؍اپریل 2007ء:

’’انتہا پسندی خواہ کسی بھی شعبے میں ہو اس کا انجام ہرگز دیرپا اور حیات آفریں نہیں ہوا کرتا۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے معاملات وطن عزیز کی فضاؤں سے نکل کر دیار مغرب بلکہ ایسی سرحدوں میں داخل ہو رہے ہیں کہ اب ایک بار پھر پاکستان پر انگشت نمائی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ لال مسجد کے علماء کی جانب سے انفرادی حیثیت میں شرعی عدالت کا قیام، ڈنڈا بردار اور اسلحہ سے لیس طلباء و طالبات کی فورس کا قیام، میوزک شاپس کے خلاف عسکریت پسندانہ کارروائی جیسے معاملات درحقیقت ریاست کے اندر ریاست کے قیام کی کوشش قرار دی جا رہی ہے۔ اگر اس عمل کو جاری رہنے دیا جائے تو پھر پاکستان کا بحیثیت آزاد وطن کا تصور ہی فنا ہو جائے گا۔ یہ درست ہے کہ پاکستان اسلامی جمہوری ملک ہے اور اس کے شہریوں کی اکثریت مسلمان ہے مگر قیام پاکستان کے وقت بھی بابائے قوم حضرت محمد علی جناح اور ان کے رفقائے کار نے کہیں بھی ایسا کوئی حوالہ نہیں دیا جس سے یہ تاثر سامنے آتا ہو کہ پاکستان میں اسلام کا نفاذ محض ڈنڈے کے زور پر کیا جائے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بابائے قوم حضرت محمد علی جناح نے ہر موقع پر پاکستان کو ایک ایسی مملکت قرار دیا جو نہ صرف مذہبی بلکہ ہر طرح کی انتہا پسندی سے مبرا ہوگی اور جہاں اکثریتی عوام کی مرضی سے کاروبار مملکت چلایا جائے گا۔ اسی لئے پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت کہا گیا۔ پاکستان میں عدلیہ موجود ہے، صوبائی و قومی اسمبلیاں موجود ہیں، سینٹ کام کر رہا ہے، اسی سسٹم میں رہتے ہوئے ملک کی سیاسی و مذہبی جماعتیں جمہوری انداز میں ملک میں بہتری لانے کے لئے اپنا اپنا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ اسمبلیوں میں موجود مذہبی جماعتوں کا نیٹ ورک لال مسجد کے مقابلے میں اس قدر وسیع ہے کہ جس کا کوئی تناسب ہی نہیں بنتا۔ ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام ہم سب کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ مگر اس کے لئے ہمیں کسی ایسے طریقے یا راستے کا انتخاب ہرگز نہیں کرنا چاہئے جس سے اسلامی تعلیمات کی بدنامی ہوتی ہو، جس سے وطن عزیز عالمی سامراجی سازشوں کے لئے نرم زمین ثابت ہو، ملک میں طوائف الملوکی کا رجحان جنم لے اور اپنے ہی ہم وطن مفتوح و مغلوب قوم قرار پائیں۔ لال مسجد سے اٹھنے والی مذہبی انتہا پسندی نہ صرف ریاست کے لئے کھلی للکار ہے بلکہ اس سے تصادم کی نئی راہیں بھی نکلنے کے لئے پر تول رہی ہیں۔ خود علماء کرام اور لال مسجد کے منتظمین کے اساتذہ کرام اس صورت حال میں اظہار دل گرفتگی کر چکے ہیں۔ ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں اور ریلیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے......‘‘۔

### (2)

نامور کالم نویس جناب عبدالقادر حسن کے قلم سے 15؍اپریل 2007ء کے اخبار میں ایک شذرہ بعنوان ’’کچھ وقت مسجد کے آس پاس‘‘۔

’’جبر اور آمریت تو میرے اسلام میں کفر ہیں۔ لال مسجد والے مولانا حضرات یہ سب کیا کر رہے ہیں، کیا پاکستان کوئی قبائلی ملک ہے کہ کسی قبیلے میں کوئی سا قانون رائج کر دیا جائے اور کسی دوسرے میں کوئی اور۔ یہ ایک جدید ایٹمی توانائی کا مالک ملک ہے۔ سات ایٹمی ملکوں میں سے ایک۔ اس ملک کا مسئلہ جمہوریت ہے کسی نیم خواندہ شخص کے فیصلوں پر یہ ملک نہیں چلایا جا سکتا اور مَیں اپنے انسانیت کے اس جدید ترین مذہب و مسلک کو اس طرح پامال ہوتا نہیں دیکھ سکتا......‘‘۔

### (3)

پاکستان کے فاضل ادیب و صحافی اسد اللہ غالب نے ’’بحران در بحران‘‘ کے عنوانات سے درج ذیل تبصرہ کیا:

پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ اسلام آباد میں سرکاری ادارے کس طرح لال مسجد کے بحران پر مہینوں نہیں برسوں سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ اس سے حکومت کے مخالفین کو اس شک کا اظہار کرنے کا موقع ملا کہ یہ بحران خود حکومت کا پیدا کردہ ہے............ ایک مولانا صاحب تو برقعہ پہن کر فرار ہونے کی کوشش میں دھر لئے گئے اور برقعہ پوشی حالت میں ہی پی ٹی وی نے ان کا ایک طویل انٹرویو نشر بھی کر دیا............۔

صدر مشرف آپریشن نہیں کرتے تھے تو ان کو طعنے دئے جاتے تھے۔ اب آپریشن کر رہے ہیں تو بھی ان کو طعنے مل رہے ہیں۔ صدر نے چند روز پہلے کہا تھا کہ میڈیا اگر لاشیں ٹی وی پر نہ دکھائے تو وہ آپریشن کے لئے تیار ہیں۔ بہرحال اب آپریشن دن کی روشنی میں ہو رہا ہے، ڈنکے کی چوٹ پر ہو رہا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ میڈیا حکومت کو سپورٹ کر رہا ہے اور طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اکسا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میڈیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور مولانا عبدالعزیز نے پی ٹی وی کے انٹرویو میں تسلیم کیا کہ مدرسے کے طالبعلموں نے پہل کی۔ خاردار تاریں ہٹانے کی کوشش کی اور رینجرز سے اسلحہ بھی چھینا۔ اس دوران انہوں نے رینجرز کے ایک اہلکار کو پوائنٹ بلینک نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ اس شہادت نے حکومت کو جوابی کارروائی پر مجبور کر دیا............ آج کچھ لوگوں کو اسلام آباد کی حالت بیروت سے ملتی جلتی نظر آرہی ہے۔ بیروت بھی ایک پُرسکون شہر تھا، رنگوں، روشنیوں اور رونقوں سے معمور لیکن جب یہاں کے لوگ شتر بے مہار ہوئے تو بیروت لہولہان ہو گیا۔ ہم نے کانگو کے نوحے لکھے۔ ہم برلن کی تباہی پر آنسو بہاتے رہے۔ ہم نے نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو زمیں بوس ہوتے دیکھا۔ ہم نے لندن کی زیرزمین ریلوے میں بم پھٹتے دیکھا۔ ہم نے سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں ریل گاڑی کو تباہ و برباد ہوتے دیکھا۔ ہم نے مشرق بعید کی سیاحت گاہوں میں خون کے فوارے ابلتے دیکھے اور ہم نے کسی لمحے بھی نہیں سوچا کہ یہ بدقسمتی کبھی ہمارے وطن کا رخ کر سکتی ہے۔ اور ہمارا پُرسکون دارالحکومت اسلام آباد بھی کرفیو کی زد میں آ سکتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تو بدقسمتی کا آغاز ہے۔ اس تباہی نے ابھی ایک ایک گھر کا رخ کرنا ہے۔ کچھ لوگ خوش ہیں کہ صدر مشرف بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہم سب بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ دراصل ہم نے امریکہ کی فرمائش پر سوویت روس کے خلاف جو جہاد کیا اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہم فخر سے منہ پھلا کر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے سوویت روس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا لیکن اب تو ہمارے جسموں کے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ میرا وطن لہولہان ہے۔ میرے بھائی، میری بہنیں، میری سکیورٹی فورسز گولیوں اور گولوں کی زد میں ہیں۔ مَیں سخت اضطراب کا شکار ہوں۔ مجھے ایک بحران کے اندر سے نئے بحران جنم لیتے دکھائی دیتے ہیں۔ چنگیز خان نے بغداد میں انسانی سروں پر تخت سجایا تھا۔ میرے اردگرد لاشوں کا ڈھیر ہے۔ اسلام آباد میں لاشیں گری ہیں‘‘۔

(مطبوعہ ’ایکسپریس‘، 6؍جولائی 2007ء صفحہ12)

### (4)

’’ایکسپریس‘‘ کے تجزیہ نگار جناب حسن نثار کے افکار و خیالات جو معاصر نے 7؍جولائی 2007ء کے صفحہ نمبر 3 پر شائع کئے۔

’’لعنت ہے ان پر جو لال مسجد معاملہ پر بھی سیاست کر کے پوائنٹس سکور کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں نے ملک و قوم کا ہی نہیں، دین کا تشخص بھی مجروح کیا اور یہ بدترین مجرم ہیں جن کے ساتھ قانون کے مطابق ایسا سلوک ہونا چاہئے کہ آئندہ کوئی ایسی مہم جوئی کر کے ملک و قوم کو تماشا بنانے کا تصور بھی نہ کر سکے۔

اس ’’مقدس قبضہ گروپ‘‘ کی اوقات کیا؟ ایک برقعہ پہن کر عورتوں کی آڑ میں فرار ہونے کی کوشش میں گرفتار......دوسرا زندگی اور عزت کی ’’ضمانت‘‘ ملنے پر گرفتاری کے لئے تیار......غریبوں کے بچے بے دریغ مروانے کے بعد یہ اور ان کے عزیز و اقارب زندہ ہیں۔ مولوی عبدالعزیز کا اعجاز الحق کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو یہ ’’مرد مجاہد‘‘ گھگیاتے بلکہ روتے ہوئے بولا ’’میرا کچھ کریں‘‘۔

یہ تو ایک معمولی سی بات پر آپس میں متفق نہ تھے۔ ایک پورے گیٹ اپ اور میک اپ کے ساتھ انٹرویو دیتا تو دوسرا کیمرے کی طرف ’’پیٹھ مبارک‘‘ کئے بیٹھا رہتا۔ لیکن رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر کیمرے کے سامنے برقعہ سمیت فرفر فضول گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے مکمل طور پر مجہول دکھائی دیا، تضادات سے بھرپور، بے دلیل، بے مغز اور بے ربط گفتگو......جو ڈھنگ سے ایک رپورٹر کا سامنا نہ کر سکے وہ اسلامی انقلاب لانے نکلے تھے۔

ایک خبر کے مطابق دارالحکومت اور طلبہ کا یرغمال بنانے والا خود اپنے دہشت گردوں کے ہاتھوں یرغمال ہے لیکن کمال دیکھو کہ اب بھی ’’شرائط‘‘ پیش کر رہا ہے......’’محفوظ راستہ دیا جائے اور ذلّت آمیز سلوک نہ کیا جائے تو مسجد چھوڑنے کو تیار ہوں‘‘۔ جب یہ خود کسی کو ’’محفوظ راستہ‘‘ نہ دے رہا تھا اور ملک کی ممتاز ترین سیاسی شخصیات کے سامنے ’’مَیں نہ مانوں‘‘ کی رٹ لگائے ہوئے تھا تب اس کے دماغ میں کیا تھا؟ ملک فتح کرنے کا فتور؟ جو اب کہتا ہے کہ حکومت طاقت کے نشے میں چور ہے تو تب کامن سینس کہاں تھی کہ چند کلاشنکوفوں، دستی بموں اور برین واشنگ شدہ بچوں کے ساتھ اپنی ’’بشارتوں‘‘ پر عمل درآمد کر سکے گا؟......اور بچے بچیاں بھی وہ جن کا تعلق پسماندہ ترین علاقوں سے ہے اور والدین انہیں اس آس اُمید پر ایسوں کے سپرد کر دیتے ہیں کہ چھت، دو وقت کی روٹی اور دو جوڑے کپڑوں کے ساتھ ’’مفت تعلیم‘‘ بھی حاصل کر سکیں گے......اور یہ انہیں ڈنڈے، کراٹے اور کلاشنکوف کے ساتھ جہاد کی تعلیم دیتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ اگر 60 کے لگ بھگ مسلمان ممالک کی افواج بھی جہاد کے لئے ’’ٹائمنگ‘‘ کو مناسب نہیں سمجھتیں، مُلّا عمر اور صدام جیسوں کے انجام بھی سامنے ہیں تو یہ خود ساختہ ’’غازی‘‘ کس کھاتے اور شمار قطار میں؟

حضرت خود بے ریش تھے، پینٹ شرٹ سے شوق فرماتے اور مخلوط محفلوں میں جاتے تھے۔ شادی بھی آزاد گھرانے میں کی اور بیگم صاحبہ آج بھی گاڑی خود ڈرائیو فرماتی ہیں لیکن...... والد کی وفات کے بعد ’’سوچ‘‘ بدل گئی کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ سابقہ سوچ کے ساتھ والد محترم کی چھوڑی ہوئی ’’سلطنت‘‘ میں حصہ داری ممکن نہ تھی۔ کلاشنکوف ان کی گاڑی، دفتر اور بیڈروم میں موجود رہتی، مدرسہ ناپسندیدہ افراد کی پناہ گاہ تھا اور بعض مطلوب (WANTED) لوگوں کی آمدورفت ’’مدرسہ‘‘ کا معمول تھا۔

واقعی اس بے صبری ریفرنس فیم حکومت نے اس معاملہ میں صبر کی انتہا کر دی۔ اس حکومت پر 101 اعتراضات ہو سکتے ہیں اور ہیں جن کا ذکر میرے ساتھیوں کے کالموں میں ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جیسی چومکھی جنگ یہ حکومت لڑ

بُاقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں